بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

فضیلتِ رسول ﷺ

حضور شیخ الاسلام علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی

شیخ الاسلام اکیڈمی حیدرآباد
75/6 - 2 - 23 مغلپورہ۔ حیدرآباد - اے پی

﴿ بہ نگاہ کرم حضور شیخ الاسلام رئیس المحققین علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی مدظلہ العالی ﴾

نام کتاب : فضیلتِ رسول ﷺ (تلخیص خطبہ برطانیہ)
تصنیف : حضور شیخ الاسلام رئیس المحققین علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی
تلخیص وتحشیہ : ملک التحریر علامہ مولانا محمد یحییٰ انصاری اشرفی
نوٹ : کتاب میں جہاں بھی آپ کو ستارے (☆☆☆☆☆☆) ملیں
سمجھ لیں کہ وہاں مرتب کی تشریح واضافت ہے
تصحیح ونظر ثانی : خطیب ملت مولانا سید خواجہ معزالدین اشرفی
ناشر : شیخ الاسلام اکیڈمی حیدرآباد (دکن)
اشاعت اُول : جولائی ۲۰۰۴
تعداد : ۵۰۰۰ (پانچ ہزار)
قیمت : ۲۰ روپیئے

ملنے کا پتہ : مکتبہ انوار المصطفیٰ
23-2-75/6 مغلپورہ ۔ حیدرآباد (دکن)

Maktaba Anwarul Mustafa
Moghal Pura, Hyderabad - A.P.
Ph: 55712032 - 24477234

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
۱-	برہان کی تعریف	۵
۲-	اسلام کا دعویٰ	۶
۳-	اسلام کی دلیل	۶
۴-	زندوں کا کلمہ	۸
۵-	دو طرح کے مشرک	۸
۶-	تبلیغ کا طریقہ	۹
۷-	ذکر خدا ہے ذکر رسول	۱۰
۸-	نبوت عامہ	۱۳
۹-	یقیناً رب تعالیٰ کی واضح دلیل آگئی	۱۴
۱۰-	جامع کمالات	۱۷
۱۱-	عبادت کا جذبہ انسانی فطرت ہے	۱۹
۱۲-	دلیل کی کیفیت	۲۱
۱۳-	حشر کا منظر	۲۲
۱۴-	معجزات النبی ﷺ	۲۳
۱۵-	وادی نجد -- نگاہِ نبوت میں	۳۰
۱۶-	نورِ مُبین	۴۵

وَاَجۡمَلَ مِنۡكَ لَمۡ تَرَ قَطُّ عَيۡنِىۡ
وَاَكۡمَلَ مِنۡكَ لَمۡ تَلِدِ النِّسَآءِ
خُلِقۡتَ مُبَــرِّءً مِّنۡ كُلِّ عَيۡبٍ
كَاَنَّكَ قَدۡ خُلِقۡتَ كَمَا تَشَآءُ

اے حُسن و جمال کے تاجدار، احمد مختار
آپ سے بڑھ کر کوئی حُسن و جمال والا میری آنکھ نے کبھی نہیں دیکھا
آپ سے بڑا صاحبِ کمال تمام جہاں کی عورتوں کی آغوش میں کبھی کوئی نہیں پیدا ہوا
خالقِ حُسن و جمال نے آپ کو ہر عیب سے بَری اور پاک پیدا فرمایا ہے
گویا آپ جس طرح چاہتے تھے خلّاق عالم نے آپ کی تخلیق فرمائی۔
(سیدنا حِسّان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

فضیلتِ رسول ﷺ

الحمد لله رب العالمین والصلوٰة والسلام علیٰ سید الأنبیآء والمرسلین

وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین . . . أما بعدُ فقد قال الله تعالیٰ فی القرآن الکریم

﴿یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ قَدْ جَآءَکُمْ بُرْھَانٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَاَنْزَلْنَآ اِلَیْکُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا﴾

(النساء/۱۷۴) اے لوگو! بے شک تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے واضح دلیل آئی اور ہم نے تمہاری طرف روشن نُور اُتارا ۔۔۔ یقیناً تمہارے پاس رب کی جانب سے برہان آ گیا اور ہم نے تمہاری طرف نورِ مبین کو نازل کیا۔

مَنَّ عَلَیْنَا رَبُّنَا اِذْ بَعَثَ مُحَمَّدًا اَیَّدَہٗ بِاَیِّدِہٖ اَیَّدِنَا بِاَحْمَدًا
اَرْسَلَہٗ مُبَشِّرًا اَرْسَلَہٗ مُمَجِّدًا صَلُّوْا عَلَیْہِ دَآئِمًا صَلُّوْا عَلَیْہِ سَرْمَدًا

صرف اتنا ہی نہیں غم سے رہائی مل جائے وہ جو مل جائیں تو پھر ساری خدائی مل جائے
دُور رکھنا ہے تو پھر جذبہ اویسی دے دو تا کہ مجھ کو بھی تو کچھ کیفِ جُدائی مل جائے
میں یہ سمجھوں گا مجھے دولتِ کونین ملی راہِ طیبہ کی اگر آبلہ پائی مل جائے
اگر خموش رہوں میں تو تو ہی سب کچھ ہے جو کچھ کہا تو تیرا حسن ہو گیا محدود

بارگاہِ رسالت میں دُرود شریف پیش فرمائیں **اللھم صل علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آل سیدنا محمد کما تحب وترضی بان تصلی علیه**

برہان کی تعریف:

میں نے جس آیت کریمہ کی تلاوت کا شرف حاصل کیا ہے اس کا سیدھا سا ترجمہ عرض کر دیا۔ تمہارے پاس برہان آ گیا۔۔ اہل علم تو خوب جانتے ہیں کہ برہان کیا چیز ہوتی ہے۔ برہان کہتے ہیں دلیل کو، حجت کو۔ تمہارے پاس دلیل آ گئی۔ اس

دلیل سے کیا مراد ہے۔ مفسرین کرام ارشاد فرماتے ہیں اس آیت کریمہ میں برہان یعنی دلیل سے مراد حضور نبی کریم ﷺ کی ذات گرامی ہے۔

اسلام کا دعویٰ:

قرآن وحدیث کی روشنی میں ہمیں فیصلہ کرنا ہے کہ حضور ﷺ دلیل ہیں تو کس دعوے کی دلیل ہیں۔ اسلام کا دعویٰ ہے **لااله الا الله** اور اس دعوے کی دلیل ہیں **محمد رسول الله** توحید دعویٰ ہے رسالت دلیل ہے۔ **لااله الا الله** دعویٰ ہے **محمد رسول الله** دلیل ہے۔

اسلام کی دلیل:

دعوے کو سمجھانے کے لئے دلیل کو سمجھانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ منکرین کا مزاج یہ ہوتا ہے کہ دعوے کو اگر نہیں ماننا چاہا تو دلیل کا انکار کیا جاتا ہے۔ دلیل میں نقص نکالتے ہیں کہ یہ کیسی دلیل دی ہے یہ تو بہت کمزور دلیل ہے یہ دلیل اس سے ٹوٹتی ہے اس میں یہ عیب ہے اس میں یہ کمی ہے۔ معلوم یہ ہوا کہ دعوے سے کوئی نہیں الجھا کرتا، الجھتے ہیں تو دلیل سے الجھتے ہیں۔ لڑتے ہیں تو دلیل سے لڑتے ہیں۔ اسی لئے ہم دیکھتے ہیں **لااله الا الله** سے کوئی کلمہ گو ٹکراتا ہوا نظر نہیں آتا ہے بلکہ جو ٹکرا رہا ہے وہ **محمد رسول الله** سے ٹکرا رہا ہے۔ جو الجھ رہا ہے **محمد رسول الله** سے الجھ رہا ہے۔ اگر دلیل ٹوٹ گئی تو دعویٰ بھی ٹوٹ جائے گا۔ شیطان کو بھی دعوے سے کوئی الجھن نہیں پیدا ہوئی تھی۔ جب تک دعویٰ اس کے کان تک تھا اس وقت تک اسے کوئی الجھن نہیں پیدا ہوئی تھی۔ **لااله الا الله** کا منکر شیطان کبھی نہیں تھا۔ **لااله الا الله** کا منکر وہ پہلے ہی سے ہوتا تو گروہ ملائکہ میں کیسے شامل کیا جاتا۔

لاالٰہ الا اللہ کا اگر وہ پہلے ہی سے منکر ہوتا تو جنت کی ہوائیں کیسے اُس تک پہونچ سکتیں۔ **لاالٰہ الا الله** کا منکر وہ کبھی نہ تھا۔ جب امتحان کی منزل آئی تو کہا گیا تم دعویٰ **لاالٰہ الا الله** کو دلیل **محمد رسول الله** کی روشنی میں مانتے ہو کہ نہیں، وہ انکار کر گیا۔ ظاہر ہو گیا کہ **محمد رسول الله** دلیل اور **لاالٰہ الا الله** دعویٰ ہے۔ لہذا جو دلیل کا منکر ہوا وہ دعوے کا منکر سمجھا گیا۔ قرآن نے بھی یہی انداز اختیار کیا ہے۔ دلیل کو پہلے منوایا ہے **﴿اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِىْ﴾** اگر تم اللہ تعالیٰ کی محبت کا اِدّعا رکھتے ہو، میری اتباع کرو۔ میری پیروی کرو، محبت ہو خُدا سے، پیروی ہو مصطفٰے کی۔ امتحان ایسا ہی لیا جاتا ہے۔ یہ تو ہوسکتا ہے کہ ایک شخص خُدا کی محبت کا دعویٰ کرے مگر رسول کی محبت کا دعویٰ نہ کرے۔ مگر ایسا ہو ہی نہیں سکتا کہ کوئی محمد رسول اللہ کو مانے اور اللہ تعالیٰ کو نہ مانے۔ ایسی کوئی نظیر ہی نہیں مل سکتی، ایسی کوئی مثال ہی نہیں مل سکتی۔ یہ ناممکن ہے کہ کوئی رسول کو چاہے اور اللہ تعالیٰ کو نہ چاہے۔ یہ ناممکن ہے کہ کوئی صحابہ اور اہلبیت کو چاہے اور رسولِ خُدا کو نہ چاہے۔ یہ ناممکن ہے کہ ائمہ مجتہدین کو ماننے والا صحابہ و تابعین کو نہ مانے۔ یہ ناممکن ہے کہ غوث جیلانی، خواجہ اجمیری، داتا گنج، حضرت شاہ نقشبند اور بزرگانِ دین کو ماننے والا امام آعظم، امام شافعی، امام مالک، امام احمد بن حنبل کو نہ مانے۔

ظاہر ہو گیا کہ دعوے کو نہ ماننے والا اس کی دلیل ہی میں الجھا کرتا ہے۔ قرآن کہتا ہے **﴿بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ﴾** یہ تمہارے رب کی دلیل ہے۔ اب اس دلیل کو توڑنے کے لئے یا تو رب تعالیٰ کے برابر علم لے آو یا رب تعالیٰ سے بڑھ کر علم لے اُو، اور جب دونوں چیزیں محال ہیں تو اس دلیل کے اندر عیب ونقص کا ہونا بھی محال ہے۔ اس لئے کہ یہ رب تعالیٰ کی دلیل ہے۔ بتاؤ اگر قادر مطلق یہ چاہے کہ اس کی

دلیل ٹوٹنے نہ پائے تو کون توڑ سکے گا۔ جسے خُدا سنوارے اُسے کون بگاڑ سکتا ہے۔ ﴿**بُرۡهَانٌ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ**﴾ یہ تمہارے رب کی دلیل ہے۔ تم بگاڑنے کی کوشش کروگے لیکن نہیں بگاڑ سکوگے۔ تمہارا مقدر تو بگڑ سکتا ہے مگر یہ دلیل نہیں بگڑ سکتی۔۔۔ تو **لااله الا الله** اسلام کا دعویٰ ہے اور **محمد رسول الله** اس کی دلیل ہے۔ اسی لئے دلیل کو سمجھایا جاتا ہے۔

زندوں کا کلمہ:

لااله الا الله محمد رسول الله نہیں کوئی معبود اللہ تعالیٰ کے سوا محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ صحابہ کرام نے بھی یہی پڑھا کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ تابعین نے بھی یہی پڑھا کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ ہم بھی یہی پڑھ رہے ہیں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ قیامت تک آنے والا ہر مومن یہی پڑھے گا کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ لفظ 'ہیں' یہ بتا رہا ہے کہ وہ موجود ہیں۔ یہ تو کلمہ اس کا ہے جو رسول کے وجود کو مانتا ہو اور جو نہیں مانتا اُسے چاہیے کہ مُردوں والا کلمہ پڑھے۔ یہ تو زندوں والا کلمہ ہے۔ **لااله الا الله محمد رسول الله** ۔۔۔۔۔ بتاؤ اس سے بڑھ کر اور نفاق کیا ہوگا کہ کہتے ہیں محمد اللہ کے رسول ہیں اور مانتے ہیں محمد اللہ کے رسول تھے۔ ارے کم سے کم زبان کو دل کے مطابق تو کرلو۔

دو طرح کے مشرک:

لااله الا الله محمد رسول الله کو کلمہ توحید کہتے ہیں حالانکہ اس کلمہ طیبہ میں توحید اور رسالت کا سبق ہے۔ **لااله الا الله** کا مطلب ہے' نہیں ہے کوئی معبود اللہ تعالیٰ کے سوا' نہیں ہے کوئی الوہیت والا اللہ تعالیٰ کے سوا' نہیں ہے کوئی الٰہیت

والا اللہ تعالیٰ کے سوا۔ ظاہر ہوگیا کہ میرا خُدا وہ ہے جو اپنی الوہیت میں وحدہ لاشریک ہے۔ مگر میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس کا نام کلمہ توحید کیوں رکھا؟ کلمہ رسالت کیوں نہیں رکھا؟ کلمہ توحید و رسالت کیوں نہیں رکھا؟ **لاالـہ الا اللـہ** میں بھی توحید ہے اور **محمد رسول اللہ** میں بھی توحید ہے۔ **لااله الا الله** نے ہمیں یہ سمجھایا کہ اللہ تعالیٰ اپنی الٰہیت اور الوہیت میں لاشریک ہے اور **محـمـد رسول الله** نے سمجھایا کہ حضور ﷺ اپنے کمالات رسالت و نبوت میں وحدہ لاشریک ہے۔ تو وہاں توحید الٰہیت ہے اور یہاں توحید رسالت ہے۔ معلوم ہوا کہ مشرک کی دو قسمیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات میں کسی کو شریک کرے وہ بھی مشرک، اور جو رسول کی ذات وصفات میں کسی غیر رسول کو شریک کرے وہ بھی مشرک۔

تبلیغ کا طریقہ:

لااله الا الله دعوت ہے **محمد رسول الله** داعی ہیں۔ **لااله الا الله** کا پیغام رکھنے سے پہلے رسول نے اپنے کو سمجھایا اور اپنے کو منوایا۔ حضور ﷺ نے چالیس سال تک خاموش اور مثالی زندگی گزاری اور اس کے بعد فاران کی چوٹی سے اپنی قوم کو بُلایا اور پوچھا کہ تم مجھ کو کیا سمجھتے ہو۔ سب نے کہا، صادق وامین۔ سچے دیانتدار ...... الغرض بہت تعریف کردی۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جب سچا سمجھتے ہو تو اگر میں یہ کہوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے ایک لشکر ہے جو تمھیں تباہ کر دینا چاہتا ہے۔ میرے کہنے سے مانو گے۔ سب نے کہا کہ آپ کبھی جُھوٹ نہیں بولے، آپ کہیں گے تو ہم مان لیں گے۔ میرے رسول نے فرمایا کہ جب میرے کہنے سے تم بن دیکھے لشکر کو مان رہے ہو، تو میرے ہی کہنے سے بے دیکھے خُدا کو مان لو۔ **قـولـوا لااله الا الله تفلحوا** ... **لااله الا الله** کہو، فلاح پا جاؤ گے۔ حضور ﷺ نے

لاالہ الا اللہ کی دعوت پیش کرنے سے پہلے اپنی ذات کو سمجھایا اور منوایا۔ اس لئے کہ **لاالہ الا اللہ** دعوت ہے **محمد رسول اللہ** داعی ہیں۔ **لاالہ الا اللہ** ہدایت ہے **محمد رسول اللہ** ہادی ہیں۔ **لاالہ الا اللہ** ذکر ہے **محمد رسول اللہ** ذاکر ہیں۔ **لاالہ الا اللہ** ارشاد ہے **محمد رسول اللہ** مُرشِد ہیں۔ **لاالہ الا اللہ** کلام ہے **محمد رسول اللہ** متکلم ہیں۔۔۔ جو داعی کو نہ مانے گا وہ دعوت کو کیا مانے گا۔ جو ہادی کو نہ مانے گا وہ ہدایت کو کیا مانے گا۔ جو قائل کو نہ مانے گا وہ قول کو کیا مانے گا۔ جو ذاکر کو نہ مانے گا وہ ذکر کو کیسے مانے گا۔ رسول نے تبلیغ کا جو طریقہ ہمیں دیا ہے وہ یہ ہے کہ پہلے ذات رسالت ﷺ کو منواؤ اور سمجھاؤ۔۔ پھر لوگ اللہ تعالیٰ کو خود ہی مان لیں گے۔ رسالت کو تسلیم کرنے کے بعد ہی توحید کی دعوت کو قبول کیا جائے گا۔ اب تبلیغ کا وہ طریقہ جس میں رسول کی عظمت و رفعت کو نہیں منوایا جاتا بلکہ صرف **لاالہ الا اللہ** کو سمجھانے اور منوانے پر زور دیا جاتا ہے، وہ طریقہ خود ایک بدعت ہے اور وہ بھی بدعت سیئہ ۔۔ **اللھم صل علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آل سیدنا محمد کما تحب وترضی بان تصلی علیه**

ذکرخدا ہے ذکررسول:

لااله الا الله یہ رسول کا ذکر ہے اور **محمد رسول الله** یہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔ **لااله الا الله** یہ رسول کا کلام ہے اور **محمد رسول الله** یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ قرآن نے بھی کہا ہے: اے محبوب ﴿**قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ**﴾ اے محبوب تم کہو کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے، تم کہو کہ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے، تم کہو کہ نہ وہ کسی کی اولاد، نہ اُس کی کوئی اولاد ہے وہ ﴿**لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ**﴾ ہے۔ تم کہو، یعنی یہ تمہاری بات بنے۔ مرضی الٰہی یہ ہے کہ اے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کلام تو ہمارا ہو اور زبان تمہاری:

قل کہہ کے اپنی بات بھی منہ سے ترے سُنی
اتنی ہے گفتگو ترے اللہ کو پسند!

ہماری صفات تو تم دُنیا کو بتاؤ۔ اور فرما دو ﴿**اَللّٰہُ اَحَدٌ**﴾ اور تمہاری صفات ہم ارشاد فرماتے ہیں ﴿**مُحَمَّدُ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ**﴾ **لاالہ الا اللہ** تم کہو **محمد رسول اللہ** میں کہوں۔ جو **لاالہ الا اللہ** کہے گا وہ سُنت مصطفٰے ادا کرے گا اور جو **محمد رسول اللہ** کہے گا وہ سُنتِ کبریا ادا کرے گا۔ جب تک سنت مصطفٰے نہ پاؤ گے تمھیں آگے بڑھنے کی اجازت نہ ملے گی۔ اگر کوئی انسان آپ کی غلامی کے بغیر ہماری صفات کو جانے مانے، ہرگز عارف یا موحد نہیں۔ جب تک کہ آپ کی بتائی ہوئی توحید آپ کے دامن پاک سے لپٹ کر نہ مانے۔ رسالت کی دستگیری کے بغیر صحیح توحید حاصل نہیں ہوتی۔

جب تک انسان دلیل کو نہیں سمجھتا، دعوے پر ایمان نہیں لاتا۔ جب جادوگروں نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا مقابلہ کیا تھا تب معجزہ نے جادو کو شکست دی تھی اور اس کے بعد نتیجے میں وہ جادوگر ایمان لا رہے ہیں ﴿**اٰمَنَّا رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝ رَبِّ مُوْسٰی وَھَارُوْنَ**﴾ ہم رب العالمین پر ایمان لائے جو موسیٰ و ہارون کا رب ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ و کمال دیکھا اور ایمان لا رہے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے رب پر۔۔۔ معلوم ہوا کہ یہ دلیل وہ دعویٰ۔ جو دلیل کو مانتا ہے اس کو دعوے کو ماننا پڑے گا۔ اور جب تک تم دلیل سے دور رہو گے دعویٰ سمجھ میں نہیں آئے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب دلیل کو سمجھ لیا تو دعوے کو ماننا پڑ گیا۔ غزوہ بدر کے بعد کا واقعہ ہے صفوان ابن امیہ اور عمیر ابن وہب یہ دونوں حطیم کعبہ کے پاس بیٹھے کچھ گفتگو کر رہے تھے۔ اُن دونوں کے سوا کوئی تیسرا نہیں ہے۔ عمیر کا لڑکا

وہب جنگ بدر کے قیدیوں میں جا چکا ہے عمیر اپنے اضطراب و بے چینی کا اظہار کر رہا ہے کہ اگر میں اہل وعیال والا نہ ہوتا اگر میرے اوپر بارِ قرض نہ ہوتا تو میں محمد عربی کا کام تمام کر دیتا۔ صفوان ابن امیہ نے کہا کہ ہم تمھارے بچوں کی کفالت کا عہد کرتے ہیں تمہارے قرض کو ادا کر دیں گے۔ مگر اس راز کو کسی تیسرے پر ظاہر نہ کرنا۔ منصوبے کے تحت عمیر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے۔ سرکار رسالت ﷺ نے پوچھا کہ عمیر تم کس لئے آئے ہو؟ تو کہا کہ اپنے بچے کی رہائی کی درخواست لے کر آیا ہوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم میں اور صفوان ابن امیہ میں یہ بات نہیں ہوئی؟ مکے کے اندر، کعبے کے قریب، حطیم کے پاس؟ کیا اس نے تمھارے بچوں کی کفالت نہیں لی؟ کیا اُس نے تمہارے قرض کو ادا کرنے کا وعدہ نہیں لیا؟ سُنو عمیر۔ تمہارے اور میرے مابین خُدا کا ارادہ حائل ہے۔ تم مجھے کوئی نقصان نہیں پہونچا سکتے۔ اتنا سُننا تھا کہ عمیر کے دماغ میں ایک عجیب انقلاب پیدا ہوگیا۔ ایک تحریک پیدا ہوئی کہ بات تو ہوئی تھی مکے میں، مدینے والے نے کیسے جان لیا۔ بات تو ہوئی تھی دو میں، تیسرے نے کیسے جان لیا۔ فوراً پڑھا ﴿**اشهد ان لااله الا الله وحده لاشريك له‘ واشهد ان محمدا عبده‘ ورسوله**﴾ کلمہ پڑھ کر مشرف بہ اسلام ہوئے۔ اب میں تم سے ایک سوال کروں کہ حضرت عمیر کو جو ایمان کی دولت ملی، اس کی تحریک کہاں سے پیدا ہوئی؟ اس کا محرک کون تھا؟ کس نے یہ انقلاب پیدا کیا کہ ایمان لاؤ؟ یہی بات تو تھی کہ رسول نے غیب کی بات بتا دی۔ ان کے دل میں ایمان کی تحریک پیدا ہوگئی۔ رسول کے علم غیب کو جب انھوں نے سمجھ لیا تو وہ ایمان لانے مجبور ہو گئے۔ زمانہ کتنا بدل چکا ہے۔ کبھی رسول کے علم غیب کو لوگ مان کر مومن بنتے تھے۔ آج انکار کر کے ایمان کا

دعویٰ رکھتے ہیں۔ تو دیکھو جب تک عمیر، رسول سے دور تھے ایمان نہ لا سکے۔ **لااله الا الله** کو مان نہیں سکے اور جب قریب ہو گئے تو مان لیا۔ ظاہر ہو گیا **لااله الا الله** دعویٰ ہے اور **محمد رسول الله** دلیل۔ جب تک تم دلیل کو نہیں سمجھو گے، دعوے کو نہیں مان سکتے۔

☆☆☆☆☆☆

نبوت عامہ:

حضور ﷺ کی نبوت تمام جہان کے لئے ہے اور جہان میں انسان اشرف ہے کہ احکام شرعیہ کا عموماً یہ ہی مکلّف ہے۔ اس لئے حضور ﷺ کی تشریف آوری کے موقعہ پر عام انسانوں کو پکارا جاتا ہے۔ یہاں تا قیامت سارے انسان داخل ہیں۔ چونکہ کفار و مشرکین حضور ﷺ کے برہان (دلیل الٰہی) نبی، رسول بن کر تشریف آوری کے منکر تھے اس لئے آیات میلاد کو ﴿**قَدْ**﴾ یا ﴿**لَقَدْ**﴾ کی تاکید کے ساتھ بیان فرمایا۔ حضور ﷺ کی ولادت مکہ معظّمہ میں ہوئی اور سکونت مدینہ منورہ میں رہی، مگر تشریف آوری جلوہ گری ہر گھر بلکہ ہر قلب و جگر سمع و بصر میں ہوئی۔ اس لئے یہاں ارشاد ہوا تم سب کے پاس تشریف لائے۔

برہان، دلیل، عقل سے جانی جاتی ہے۔ عقل صرف انسانوں میں ہے۔ جنات یا فرشتوں یا دوسری مخلوق میں نہیں۔ اس لئے خطاب صرف انسانوں سے ہوا اور جہاں حضور ﷺ کی رحمت کا ذکر ہے وہاں عالمین فرمایا گیا ﴿**وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ**﴾ نیز چونکہ حضور ﷺ نوع انسان سے ہیں اس لئے یہاں انسانوں ہی کو خطاب ہوا۔ حضور ﷺ کی بعثت مخلوق کی روحانی پرورش اور اعلیٰ ترین تربیت ہے۔ حضور ﷺ ربوبیت الٰہیہ کے مظہر ہیں۔ اللہ تعالیٰ رب ہے اور رب وہ جو اپنی مخلوق کو ہر طرح ظاہر و باطن پرورش فرماتے ہوئے مرتبہ کمال تک پہونچائے۔ اللہ تعالیٰ نے جسمانی پرورش

کے لئے سورج کو چمکایا جس سے نظامِ عالم وابستہ ہے، ویسے ہی اس نے روحانی پرورش کے لئے سورج کو چمکایا اس شمس الضحیٰ بدرالدجیٰ کو چمکایا جس سے روحانی نظام قائم ہے۔

یقیناً رب تعالیٰ کی واضح دلیل آ گئی:

برہان کے لفظی معنیٰ ہے **مایبرهن به الشیء** جس سے کوئی چیز مضبوط کی جائے۔ نہایت قوی دلیل کو برہان کہتے ہیں۔ اصطلاح منطق میں یقینی دلیل کو برہان کہتے ہیں کہ اس سے بھی دعویٰ پختہ کیا جاتا ہے۔ یہاں برہان سے مُراد یا تو معجزات ہیں جن سے نبوت مصطفیٰ یقینی طور پر ثابت ہوتی ہے اور جو قیامت تک باقی رکھے گئے، جیسے قرآن یا حضور ﷺ کے تبرکات، یا برہان سے مُراد خود حضور ﷺ کی ذات کریمہ ہے کہ ان کا وجود باوجود خُدائے قدوس کا برہان ہے اور اسلام کی حقانیت کی دلیل، بلکہ خود آپ کی ذات آپ کی حقانیت کی دلیل ہے۔ کیونکہ۔۔ آفتاب آمد دلیلِ آفتاب۔ اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کو جاننا ہو تو حضور ﷺ کو دیکھ لو۔ حضور ﷺ کی ذات گرامی رب تعالیٰ کا ایک تحفہ وانعام ہے جو مخلوق کو عطا ہوا۔

رب اعلیٰ کی نعمت پہ اعلیٰ درود
حق تعالیٰ کی منت پہ لاکھوں سلام

مفسرین کے اقوال کے مطابق ’برہان‘ (دلیل) سے مُراد حضور ﷺ ہیں۔

امام رازی فرماتے ہیں حضور ﷺ کا اسم گرامی برہان اس لئے رکھا گیا کیونکہ آپ کا اصل کام حق اور باطل کے درمیان فرق قائم کرنا ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ وجود باری تعالیٰ کی بہت بڑی دلیل ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے طور پر جا کر رب تعالیٰ سے ہمکلام ہو کر شان کلیمی پائی اور پھر دیدار کی آرزو بھی کی جو پوری نہ ہوئی بلکہ تجلی حق کے صفاتی جلوے کو بھی برداشت نہ کر سکے۔

حضور ﷺ کی شانِ اقدس اس سے نرالی اور اعلیٰ ہے اس لئے کہ آپ نے طور پر نہیں

بلکہ مقام ﴿قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى﴾ پر جا کر جمال حق کا یوں مشاہدہ کیا کہ رب تعالیٰ نے اپنے ذاتی جلوے بھی اور صفاتی جلوے بھی دکھائے اور اپنی سب سے بڑی برہان بنا کر بھیجا کہ جس نے میری برہان کو دیکھ لیا اس نے اللہ تعالیٰ کو دیکھ لیا کیونکہ اس کو دیکھنا اللہ تعالیٰ کو دیکھنا ہے۔

حضور ﷺ، اللہ تعالیٰ کی کامل دلیل اس لئے ہیں کہ حضور ﷺ، اللہ تعالیٰ کی تجلیات ذاتیہ کا عکس جمیل ہیں جب کہ انبیاء علیہم السلام کو رب تعالیٰ نے اپنی صفات کا مظہر بنایا۔

حضور نبی کریم ﷺ کی ذات کاملہ ساری کی ساری برہان ہے کیونکہ جتنے انبیاء علیہم السلام آئے وہ معجزات لے کر آئے، مگر حضور ﷺ کا سارا وجود اطہر سراپا اعجاز ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ کے معجزات کی تعداد اعداد و شمار سے باہر ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے وہ معجزات دکھائے جن کا دکھانا ناممکن تھا کیونکہ آپ عبدیت کے اس کمال پر فائز ہیں جس کے آگے نہ کوئی نور ہی جا سکتا اور نہ ہی نوریوں کا سردار۔ یعنی آپ کا وہ سفر معراج کہ آسمانوں کی فضائے بسیط کو چیرتے ہوئے حد مکاں سے گزر کر لامکاں سے بھی آگے گزر کر مقام ﴿اَوْ اَدْنٰى﴾ پر جا ٹھہرے۔

حضور نبی کریم ﷺ کا جانا بھی کمال تھا تو آپ کا رات کے تھوڑے سے حصے میں جنت کی سیر کر کے دوزخ کے مشاہدات کرنا اور بہت جلدی واپس آ جانا یہ بھی بہت بڑا اعجاز ہے۔ آپ کی ہر ہر ادا اُمت کے لئے بہت بڑی برہان ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ کا معجزہ معراج، شق القمر، سورج کا واپس پلٹنا، بارش کا برسنا، تھوڑے پانی کا کثیر ہو جانا، آپ کے ہاتھوں کی برکت سے قلیل دودھ کا کثیر ہو جانا، مردوں کو زندہ کرنا، دُعا سے بیماروں کا شفایاب ہو جانا، صفات ذمیمہ کا اوصاف حمیدہ میں بدل جانا، دعاؤں کا مستجاب ہونا، کنکریوں کا تسبیح کرنا، بھیڑوں اور بکریوں کا سجدہ کرنا، بھیڑیئے کا گفتگو کرنا، گوہ (ضب۔ گھوڑ پھوڑ) کا ایمان لانا، ہرنی کا گفتگو کرنا، شیر کی

فرمانبرداری کرنا، ایک لمحے میں کئی زبانوں کا ماہر بنا دینا۔۔۔ الغرض بے شمار معجزات ہیں جو حضور ﷺ کی نبوت کی بہت بڑی 'برہان' اور فضیلت ہے۔

دو چار معجزے ہوں تو مانے کوئی بشر　　　پوری حیات سلسلہ معجزات ہے

ہر فضل جو کائنات میں موجود ہے وہ فضیلت والوں نے نبی کریم ﷺ کے فضل سے مستعار لیا ہے۔ اس لئے کہ حضور ﷺ اصل کائنات اور برہان الٰہی کے اعزاز یافتہ ٹھہرے۔ اسی لئے رب تعالیٰ نے فرمایا تمہارے پاس رب کی بہت بڑی دلیل آ گئی۔ جس کو جو بھی کمال ملا وہ حضور ﷺ کی ہی نسبت سے ملا ہے۔ حُسن یوسف، دم عیسیٰ، ید بیضا یہ سب کے سب معجزات و کمالات حضور نبی کریم ﷺ کی برکت سے تھے۔

حضور نبی کریم ﷺ، اللہ تعالیٰ کی ایسی دلیل کامل ٹھہرے کہ آپ کے فضل و کمالات و محامد و محاسن، اوصاف حمیدہ سارے براہ راست منجانب اللہ تعالیٰ تھے اور یہ حضور ﷺ کے وسیلہ سے تمام انسانوں کو ملتے ہیں۔ جس کو جو بھی کمال ملا حضرت موسیٰ علیہ السلام ہوں یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام جس کے جتنے بھی معجزات ہیں وہ سارے کے سارے حضور ﷺ کے کمالات کا حصہ ہیں۔ تمام آیات معجزات کمالات آپ کے انوار سے حاصل کئے۔

حضور ﷺ فضل و کمال کے آفتاب اور انبیاء علیہم السلام ستارے ہیں۔ جس طرح تاروں کا نور ذاتی نہیں ہوتا بلکہ ان کی روشنی آفتاب سے مستنیر ہوتی ہے ایسے ہی انبیاء کرام، حضور ﷺ کی بعثت سے قبل اپنے انوار و تجلیات سے دنیا کو روشن کر رہے تھے تو وہ حضور ﷺ ہی کے نور سے مستفیض ہو رہے تھے۔ تو یوں حضور ﷺ کی ذات، اس کی صفات کی دلیل کامل ٹھہرے اور وجود باری تعالیٰ کی دلیل علیا بنے۔

حضور ﷺ رب تعالیٰ کی دلیل ہیں۔ توحید دعویٰ ہے حضور ﷺ اس کی دلیل۔ مدعی اپنی دلیل کو ہر طرح مضبوط کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو ہر طرح قوت بخشی۔ دلیل کی تائید سے دعویٰ کی تائید ہوتی ہے۔ دلیل پر اعتراض دعوے پر چوٹ ہے۔

یونہی حضور ﷺ کی تائید توحید کی تائید ہے۔ حضور ﷺ پر اعتراض توحید پر اعتراض۔ مقدمہ میں مدعی اور مدعا علیہ دونوں کا زور دلیل اور گواہ پر ہوتا ہے۔ مدعی قوت دیتا ہے مدعا علیہ دلیل کو کمزور کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

جامع کمالات:

حضور ﷺ کی ذات جامع کمالات حسنات ومجموعہ خصائل ہے:

☆ اگر یہ کہا جائے کہ حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ بنائے گئے تو ہمارے حضور نبی کریم ﷺ حبیب اللہ بنائے گئے۔

☆ اگر یہ کہا جائے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام جس آگ میں ڈالے گئے وہ آگ بجھ گئی تو حضور ﷺ کے آنے سے آتش کدہ ایران جو ہزاروں سال سے بھڑک رہا تھا بجھ گیا۔

☆ اگر یہ کہا جائے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے کلہاڑے سے بُت خانہ کے بُت پاش کئے تو حضور ﷺ کا کمال یہ کہ کعبہ اللہ میں نصب ۳۶۰ بُت اپنے دائیں ہاتھ کے اشارے سے توڑ ڈالے اور بُت منہ کے بل گر گئے۔

☆ اگر یہ کہا جائے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پتھر پر عصا مار کر بارہ چشمے جاری کئے تو حضور ﷺ نے اپنے ہاتھوں کی انگلیوں سے پانی کی نہر جاری کر دی جو کہ ناممکن تھی‘ جب کہ پتھر سے پانی کا نکلنا ممکن تھا۔۔۔ ☆ اگر یہ کہا جائے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریائے نیل عبور کیا تو دریا نے راستہ چھوڑ دیا‘ جب کہ ادھر غلامان مصطفیٰ جب دریا عبور کرتے ہیں تو پانی ہی سڑک بن جاتا ہے اور کپڑے بھی گیلے نہیں ہوتے۔

☆ اگر یہ کہا جائے کہ حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی ایک دن میں سارا پانی پی جاتی تھی تو حضور ﷺ کی ناقہ‘ حضور ﷺ کی نبوت کی گواہی دیتی تھی اور کئی بار اونٹ آپ کے پاس آ کر اپنے مالک کی شکایت کرتے۔

☆ اگر یہ کہا جائے کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے ہاتھ میں لوہا نرم ہو جاتا تھا جو کہ اس کی

فطرت ہے مگر حضور ﷺ کے ہاتھوں میں کنکریوں نے کلمہ پڑھ کے آپ کی نبوت کی شہادت دی۔

☆ اگر یہ کہا جائے کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے لئے پرندے مسخر تھے تو اِدھر غلام مصطفیٰ حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سامنے آتے ہوئے شیر سے کہتے ہیں **یا ابا الحارث انا مولیٰ رسول اللہ** اے شیر (خبردار) میں غلام رسول ہوں۔

☆ اگر یہ کہا جائے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو زمین پر بادشاہت عطا کی گئی تو حضور ﷺ کو زمین کے سرخ وسفید پر حکومت اور خزانوں کی چابیاں عطا کی گئیں۔

☆ اگر یہ کہا جائے کہ سلیمان علیہ السلام کے پاس جن اگر نافرمانی کرتے تو آپ سزا دیتے، مگر حضور ﷺ کے پاس آنے والے جن بھی آپ کی عظمت کو جھک کر سلام کرتے۔

☆ اگر یہ کہا جائے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے لئے ہوائیں مسخر کی گئیں اور صبح سے دوپہر تک ایک مہینے کا سفر طے کرتے، مگر حضور ﷺ ایک رات کے تھوڑے حصے میں مسجد حرام سے لے کر لا مکان کی سیر کر کے آ گئے۔

تمہارے رب کی دلیل آئی ہے جس سے رب تعالیٰ کی ذات وصفات کا پتہ لگے۔ دلیل چونکہ رب تعالیٰ کی قائم فرمودہ ہے لہذا اسے کوئی توڑ نہیں سکتا۔ جیسے سورج رب تعالیٰ کا نور ہے اسے کوئی بُجھا نہیں سکتا۔ یا تمہارے رب کی طرف سے دلیل آئی جس سے چیزوں کا حلال وحرام ہونا، اچھا بُرا ہونا، انسانوں کا کافر ومومن ہونا، جنتی ودوزخی ہونا معلوم ہوا۔ چنانچہ بکری کی حِلّت اور کُتّے گدھے کی حرمت زکوٰۃ کا اچھا ہونا، سود کا حرام ہونا بُرا ہونا، کفار سے جنگ کا عبادت ہونا، مسلمان سے لڑائی حرام ہونا، حضرت صدیق اکبر کا جنتی ہونا، ابوجہل کا دوزخی ہونا، طلوع وغروب کے وقت نماز کا درست نہ ہونا۔۔۔ غرض کہ تمام ایمانیات کی دلیل حضور ﷺ ہیں۔ عقل کو ان میں دخل نہیں۔ بہر حال حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کی بھی دلیل ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے قائم کردہ دلیل بھی۔

عقل دلیل چاہتی ہے۔ سارا عالم رب تعالیٰ کی دلیل ہے، مگر یہ دلیل کمزور اور ناقص ہے کہ اس عالم کو دیکھ کر بعض عاقل مشرک ہوگئے، بعض عاقل دہریئے بن گئے۔ امام رازی کے چار سو دلائل شیطان نے توڑ دیئے، اسی لئے مخلوق کو ایسی برہان کی ضرورت تھی جس سے عقل بہک نہ سکے اور اسے کوئی عاقل توڑ نہ سکے۔ اللہ تعالیٰ نے ہم پر رحم فرماتے ہوئے اپنی برہان دُنیا میں بھیجی۔ اس برہانِ الٰہی کا نام ہے ﴿**محمد رسول الله**﴾۔ جس کسی نے حضور ﷺ کی معرفت رب تعالیٰ کو مانا وہ نہ مشرک ہوا نہ دہریہ۔۔ اس لئے ارشاد ہوا، اے تمام جہان کے اولین و آخرین انسانو، تم سب کے پاس یعنی تمہارے دلوں میں، سینوں میں، جانوں میں، ایمانوں میں وہ تشریف لائے جو سراپا قوی دلیل ہیں۔ جن سے ہر دعویٰ ایمانی و روحانی ثابت کیا جاتا ہے اور وہ تمہارے رب کے پاس سے اسکا انعام بن کر تشریف لائے۔

☆☆☆☆☆☆

عبادت کا جذبہ انسانی فطرت ہے:

عبادت کرنے اور سَر جھکانے کا جذبہ انسان کا فطری جذبہ ہے۔ انسان جس کو پوجتا ہے اُسے اپنے سے زیادہ طاقتور یقین کر کے پوجتا ہے۔ یہ اور بات ہے کہ فطرت کہیں غلط راستے پر لگی ہو۔ معبود کی تلاش میں ایک گروہ نکلا اور مٹی کا ایک دیکھا جو بہت زبردست نظر آیا۔ کچھ لوگ وہاں ہاتھ جوڑ کر کھڑے ہوگئے کہ یہی تو ہمارا معبود نہ ہو، مگر کچھ لوگوں نے سوچا کہ ہم پتھر کو پوجیں جو اس مٹی کے ابھرے ہوئے تودے کو چور کر دیتا ہے، اُن میں سے کچھ لوگوں نے سوچا کہ لوہے کو کیوں نہ پوجیں جو پتھر کو بھی چور چور کر دیتا ہے آگے بڑھے تو کچھ لوگوں نے سوچا کہ آگ کے شعلوں کو پوجا جائے

جو لوہے کو پگھلا کر کے آتش سیال بنا کے بہا دیتا ہے' اُن میں سے کچھ اہل بصیرت نے سوچا کہ کیوں نہ پانی کے قطرے کو پوجا جائے جو آگ کے وجود کو فنا کر دیتے ہیں پھر دریا کی روانی کی کیوں نہ پرستش کی جائے' سوچنے والوں نے سوچا کہ دریا وہی ہے جس میں چاند کی چاندی سے طلاطم اٹھتا ہے' موجیں اٹھتی ہیں تو چاند کی چاندنی میں بڑی طاقت ہے تو پوجنا ہے تو چاند کو کیوں نہ پوجا جائے۔ جب چاند کے پاس آئے تو دیکھا کہ چاند خود سورج کی روشنی سے چمک رہا ہے۔ اہل بصیرت معبود کی تلاش میں سورج کے پاس آئے اور دیکھا کہ یہ سورج آدھی دنیا کو روشن کرتا ہے اور آدھی دنیا تاریک رہتی ہے' ظاہر کو روشن کرتا ہے باطن تاریک رہتا ہے لہذا ہم ایسے کو نہیں پوجیں گے' ہم تو اُس کو تلاش کر رہے ہیں جو **نور السمٰوات والارض** ہو۔۔ جو زمین و آسمان کا نور ہو' جو ظاہر و باطن کو منور کر دے۔ الغرض تلاش کرنے والے تلاش کرتے کرتے فرض کر لو مقدس سرزمین حجاز پر پہونچے' وہاں انھوں نے دیکھا تو حیرت کی انتہاء نہ رہی۔۔ یہ منظر دیکھتے ہیں کہ ایک انسان کے اشارے سے چاند کے ٹکڑے ہوتے ہیں' اشارے سے سورج پلٹتا ہے' اشارہ کرنے سے کنکریاں کلمہ پڑھتی ہیں۔ اشارے سے درخت جھک جاتے ہیں اور اگر قدم اُٹھا دیا تو عرش کے اُوپر گزر گیا۔ اُس انسان کی ساری طاقت وعظمت دیکھ کر سَر جھکانے کا جذبہ لے کر یہ گروہ آگے جاتا ہے مگر وہاں بہت ہی حیرت ہوتی کہ یہ خود کسی کے آگے جھکا ہوا ہے **سبحان ربی الاعلیٰ۔۔ سبحان ربی الاعلیٰ۔۔ سبحان ربی الاعلیٰ** اے آنے والے ٹھہر جاؤ' ہم تمہارے سر کو اپنے آگے جھکنے نہ دیں گے **اشهد ان لااله الا الله۔۔ اشهد ان لااله الا الله** اب مسئلہ آسان ہو گیا کہ جدھر یہ طاقت جھک جائے وہ ہے عبادت کے لائق۔ سورج نے نہیں کہا **لااله الا الله**' چاند نے نہیں کہا

لاالـہ الا اللـہ ' آک نے نہیں کہا تھا **لاالـہ الا اللـہ** ۔۔ کسی کی زبانِ قال نہ بول سکی ۔۔ مگر حضور ﷺ جو برہان ہیں' دلیل الٰہی ہیں' یہاں جب تم آؤ گے تو یہ اپنے آگے نہیں جھکائیں گے بلکہ دعوے کے آگے جھکائیں گے' دعوے کو منوائیں گے تو **لااله الا الله** یہ اسلام کا دعویٰ ہے اور **محمد رسول الله** اس دعوے کی دلیل ہیں۔

دلیل کی کیفیت:

دلیل کا کام اطمینان دینا ہے اور دعوے کا کام ہے اضطراب دینا' بےقراری دینا ۔۔۔ ہم نے ایک دعویٰ کیا' آپ پریشان ہو گئے۔ یہ کیسے؟ ہم نے دلیل دے دیا۔ آپ دلیل سے مطمئن ہوئے اور معاملہ سمجھ گئے۔ دعوے نے مضطرب بنا دیا' دلیل نے سکون دیا۔

حدیث میں ہے کہ جب عرش پر **لاالـہ الا اللـہ** لکھا گیا تو ہیبت جلال الٰہی سے عرش کانپنے لگا اور جب **محـمـد رسول اللـہ** لکھ دیا گیا تو اس کو سکون ہو گیا۔ دعوے کا کام مضطرب کر دینا' دلیل کا کام ہے سکون دے دینا۔ ہر ہر منزل میں دیکھو۔ دعویٰ اگر اضطراب دیتا ہے تو دلیل سکون بخشتی ہے۔

انسان کے ساتھ نزع کی کیفیت بہت سخت مرحلہ ہے۔ علماء یہ کہتے ہیں کہ بس ایسا محسوس کرو کہ ببول کے کانٹے پر بھیگی ہوئی ہلکی چادر ڈال کر کھینچ لو تو ریشے ریشے کی حالت خراب نظر آتی ہے عجیب وغریب کیفیت ہوگی۔ ایسا محسوس ہوگا جیسے جسم کے ہر حصے سے کوئی کانٹے کو کھینچ رہا ہو۔ میرے رسول نے کیا کہا؟۔ مومن کی روح ایسا نکلے گی جیسے پُھول سے خوشبو نکل جاتی ہے۔ دعوے نے تو بہت ہیبت دے دی تھی۔ دلیل نے سکون دے دیا۔ تفسیر روح البیان میں ہے کہ ایک بزرگ نے رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی تو پوچھ لیا' حضور نزع کی تکلیفیں تو بہت ہیں مگر آپ

کہتے ہیں کہ روح ایسا نکلے گی جیسے پُھول سے خوشبو نکل جائے۔ سرکار آپ کا یہ کلام بلاغت نظام ہماری سمجھ میں نہ آسکا۔ سرکار رسالت ﷺ نے فرمایا سورہ یوسف میں غور کرو۔ جب انھوں نے سورہ یوسف دیکھا تو یہ منظر ان کے سامنے آیا کہ جمال یوسفی، مصر کی عورتوں کے سامنے بے حجاب ہوا تو سارے ہوش وحواس ان کے جمال یوسفی میں گم ہوگئے۔ اور انھوں نے لیموں کے بجائے اپنی انگلی کاٹ لی۔ جب کوئی انگلی کاٹتا ہے تو تکلیف ہوتی ہے مگر یقین جانو کہ مصر کی عورتوں کو احساس بھی نہ ہوا۔ بات یہ ہے کہ ان کے حواس جمال یوسفی میں گم ہوگئے تھے ۔۔ درد ہوا لیکن محسوس نہ ہوا۔ ۔تکلیف ہوئی، احساس نہ ہوا۔۔ سارے احساس ادھر متوجہ ہوگئے۔ رسول اپنے کرم سے فرمانا چاہتے ہیں کہ جب مومن کی روح نکلے گی تو جمال مصطفےٰ نگاہوں کے سامنے ہوگا سارے ہوش وحواس گم ہوجائیں گے روح نکل جائے گی پتہ نہ چلے گا۔ درد ہوگا محسوس نہ ہوگا۔ تکلیف ہوگی، احساس نہ ہوگا۔۔ **لاالـــہ الا اللہ** نے ایک اضطراب پیدا کیا تھا جمال مصطفےٰ نے سکون دے دیا۔ دلیل کا کام ہی سکون دینا ہے۔ جہاں دعوے کا جلال وہیبت ہو، وہاں دلیل جمال ورحمت ہو۔ مگر ایک بات خیال رہے کہ جو یہ کہتے ہیں کہ رسول ہمارے سامنے آسکتے ہیں انھیں کے سامنے آئیں گے ۔۔۔اور جو کہتے ہیں کہ نہیں آسکتے، معلوم ہوتا ہے نزع کی ساری تکلیفیں انھیں کے لئے مقدر ہوچکی ہیں۔ دوسری منزل قبر کی ہے وہاں بھی جہاں دعویٰ ہے وہیں دلیل ہے۔

حشر کا منظر:

قیامت کے دن رسول کبھی جہنم کے دروازے پر دکھائی دے رہے ہیں کبھی پُل صراط پر ہیں کبھی میزان کے سامنے ہیں۔ بیٹھ کر تاجداروں کی طرح یہ حکم نافذ کرسکتے تھے۔

اے ملائکہ دیکھو، میرا کوئی امتی اگر جہنم میں جائے اس کو نکالنے کا بندوبست کرو۔ میزان کی بھی خبر رکھو۔ پل صراط کو دیکھو، مگر ایسا نہیں کر رہے ہیں۔ بات یہ ہے کہ میرے رسول کو تو ایک عجیب منظر پیش کرنا ہے۔ انھیں جہنم کے دروازے پر بھی رہنا ہے انھیں پل صراط پر بھی رہنا ہے انھیں میزان کے پاس بھی رہنا ہے۔ صرف حکم دینے پر وہ اکتفا نہیں فرما رہے ہیں۔ اس لئے کہ جب میری امت کے گنہگار جہنم کی طرف لائے جائیں گے اس وقت ان کے قدم ڈگمگا رہے ہوں گے ان کے دل میں اضطراب ہوگا اور جب جہنم کے دروازے پر مجھے دیکھیں گے تو انھیں سکون ہو جائے گا۔ میرا نکالنے والا تو پہلے ہی سے موجود ہے۔ میرا بچانے والا تو پہلے ہی سے موجود ہے **لااله الا الله** نے بےقرار کیا تو **محمد رسول الله** نے اطمینان دے دیا۔ دلیل کا کام ہی اطمینان دینا ہے۔ ایسے ہی جب تم گناہوں کی گٹھری کو لے کر لرزتے ہوئے قدم، دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ میزان کی طرف بڑھو گے تو کتنی پریشانی ہوگی؟۔ کتنا اضطراب ہوگا؟ مگر وہاں تم رسول کو دیکھ لو گے تو تمھیں اطمینان ہو جائے گا کہ رحمۃ للعالمین تو پہلے ہی سے موجود ہے۔ جب تم پُل صراط سے گزر رہے ہوں گے اس وقت تمھارے قدم، تمھاری لغزش کا کیا عالم ہوگا؟ مگر جب تم رسول کو دیکھ لو گے تمہیں اطمینان ہو جائے گا کہ اب میری لغزشِ پا مجھے گرا نہیں سکتی، میرا بازو تھامنے والا پہلے ہی سے موجود ہے۔۔۔ جہاں جہاں دعوے کا جلال ہے وہاں وہاں دلیل کا جمال ہے۔ جہاں جہاں دعوے کی ہیبت ہے وہاں وہاں دلیل کی رحمت ہے۔ **لااله الا الله** دعویٰ ہے اور **محمد رسول الله** دلیل ہے۔

☆☆☆☆☆☆

معجزات النبی ﷺ :

حضرات انبیائے کرام کے معجزات اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کی دلیل ہیں جن سے رب تعالیٰ کی معرفت نصیب ہوتی ہے۔ مگر حضور ﷺ سراپا برہان ہیں کہ تمام دینی وایمانی معمے حضور ﷺ سے حل ہوتے ہیں۔ تمام دعوے حضور ﷺ سے ثابت ہوتے ہیں، کیوں نہ ہو کہ حضور ﷺ سراپا معجزہ ہیں۔

خُدا نے دیئے معجزے ہر نبی کو، ہمارا نبی معجزہ بن کے آیا
ہزاروں گل کھلے تھے چمن میں، بہار آئی جب مصطفیٰ بن کے آیا

گذشتہ انبیاءکرام میں کسی کے ہاتھ معجزہ جیسے موسیٰ علیہ السلام کا ید بیضاء، کسی کی آواز معجزہ جیسے داؤد علیہ السلام، کسی کا چہرہ اور حسن معجزہ جیسے یوسف علیہ السلام، کسی کی سانس معجزہ جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔۔۔ مگر حضور ﷺ کا ہر عضو معجزہ، ہر حال ہر وصف معجزہ ہی نہیں بلکہ معجزات کا مجموعہ ہے۔

حضور ﷺ کا چہرہ اقدس معجزہ:

علامہ فاسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ اندھیرے گھر کو اپنے نورانی چہرہ اقدس سے روشن کردیتے تھے (المسرات)

وہ نور مجسم صل علی جس سمت گزرتے جاتے تھے
تاریکیاں مٹتی جاتی تھیں انوار بکھرتے جاتے تھے

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اندھیری راتوں میں حضور پرنور ﷺ کی نورانیت کی چمک سے سوئی میں دھاگہ ڈال لیا کرتی تھی۔ (خصائص الکبریٰ، نسیم الریاض)

وہ کمال حُسن حضور ہے کہ گمان نقص جہاں نہیں
یہی پھُول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں
جس کے چہرے پہ جلوؤں کا پہرا رہا
نجم وطہ کے جھرمٹ میں چہرا رہا
حُسن جس کا ہراک 'چھب' میں گہرا رہا
جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اس جبین سعادت پہ لاکھوں سلام

جمال محمدی ﷺ کا ایک پَرتو عالم پر چمکا اور اسی سے ایک حصہ حضرت یوسف علیہ السلام کو ملا اور باقی سارے جہان میں تقسیم ہوا۔ شمس وقمر، زہرہ ومشتری میں وہی نور درخشاں ہے۔ زمین وآسمان، عرش وکرسی میں وہی نور تاباں ہے۔ عرش پر اسی کی چمک ہے۔ فرش پر اسی کی جھلک ہے۔ جنت میں اسی کی مہک ہے۔ ہر حسن میں اسی کا نمک ہے۔ حضرت شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ حسن مصطفیٰ پہ اللہ تعالیٰ نے حجابات گرا رکھے ہیں اگر اٹھ جائیں تو سارا عالم مدہوش ہو جائے (الدر الثمین)

بخاری کتاب الجہاد میں ہے کہ جنت کی حور اگر زمین کی طرف جھانکے تو زمین وآسمان کے درمیان فضا نور سے جگمگا اٹھے۔ حور کے اس حُسن کو ماننے والے کاش حضور ﷺ کے حُسن کو بھی مان لیں۔۔۔ قادر مطلق نے اپنے محبوب علیہ السلام کے چہرہ انور پر ستر ہزار پردے ہیبت وجلال اور رحمت وجمال کے ڈال رکھے ہیں۔ چشم عالم نظارہ جمال مصطفویہ سے دور ومہجور رہے اور عقول بشریہ اس کے ادراک سے قاصر ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے حُسن کا عالم یہ ہے کہ مصر کی عورتیں حُسن یوسفی میں ایسے محو ہوئیں کہ شعور کھُو بیٹھیں اور عالم بے خودی میں اپنے ہاتھ کاٹ لئے۔ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اگر وہ میرے محبوب کے جمال حقیقی کو دیکھتی تو اپنے دل

کاٹ لیتی تھیں۔ جمال محمدی ﷺ کا دلکش منظر حضور شیخ الاسلام علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی اپنے والہانہ انداز میں بیان فرماتے ہیں:

وہ حُسن یوسفی تھا جہاں عورتوں کی انگلیاں کٹ گئیں، انھوں نے کاٹی نہیں تھیں کٹ گئیں، ہوش وحواس میں نہیں، بے حواسی میں۔ مَردوں کی بات نہیں، عورتوں کی بات ہے۔ غور کیجئے وہاں معاملہ عورتوں کا ہے مردوں کا نہیں۔ وہاں معاملہ بے حواسی، بے خودی کا ہے۔ حواس وہوش کا نہیں، وہاں کٹنے کا ہے، کاٹنے کا نہیں ہے۔ مگر اے رسول آپ کا یہ جمال ہے کہ یہاں مردان عرب گردنیں کٹا رہے ہیں۔ یہاں عورتوں کا معاملہ نہیں، مردوں کا ہے۔ یہاں بے حواسی کا معاملہ نہیں، ہوش وحواس کا ہے۔ یہاں کٹنے کا معاملہ نہیں، کٹانے کا ہے۔

حُسن یوسف پہ کٹیں مصر میں انگشت زناں سر کٹاتے ہیں تیرے نام پہ مردان عرب

حضور ﷺ ایسے حسین ہیں کہ انسان، جانور، لکڑیاں، پتھر، کنکر، فرشتے، حور وغلمان...... سب آپ کے عاشق ہیں۔ کنکر پتھروں نے حضور کا کلمہ پڑھا۔ لکڑیاں فراق میں روئیں۔ اونٹوں نے اپنے گلے ذبح کے لئے حضور کے سامنے پیش کئے جیسا کہ حج الوداع کے موقع پر ہوا۔

صحابہ کرام نے حضور ﷺ ہی کے عشق میں اپنا مال واسباب، اولاد بلکہ سب کچھ قربان کیا۔ سارے حسینوں کو ہزاروں انسانوں نے دیکھا مگر عاشق چند ہی ہوئے۔ حسن یوسف کو سب نے دیکھا مگر عاشق ایک زلیخا۔ شیریں ولیلےٰ کو دنیا بھر نے دیکھا۔ چاہنے والے صرف مجنون وفرہاد۔ مگر محبوبیت مصطفوی کا یہ عالم ہے کہ آج اس جمال کو دیکھنے والا کوئی نہیں مگر عاشق جانباز کروڑوں ہیں اور قیامت تک ہوتے رہیں گے۔ آج حسن یوسفی کا عاشق کوئی نہیں مگر حضور ﷺ ایسے حسین محبوب ہیں کہ پَردہ فرمائے چودہ سو سال ہو گئے مگر آپ کی محبوبیت دن بدن بڑھ رہی ہے۔

اُن کے رُخ سے پَردہ اُٹھ جائے تو پھر معلوم ہو
کس میں کتنی بے خودی ہے کس میں کتنا ہوش ہے

حضور ﷺ کا بال معجزہ:

حضور ﷺ کے موئے مبارک حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ٹوپی میں رہا تو انہیں ہر جہاد میں فتح نصیب ہوئی۔ شاہ ہرقل کی ٹوپی میں پہنچا تو اُسے درد سر سے شفا نصیب ہوئی۔ بیماروں نے موئے مبارک شریف دھو کر پیا تو ہر قسم کے مرض سے شفا ملی۔ حضرات صحابہ کرام موئے مبارک اپنے کفن میں لے گئے تا کہ قبر کی مشکلات حل ہوں۔ حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر موئے مبارک پہنچا تو تمام رات انہوں نے فرشتوں کی تسبیح وتہلیل سُنی ۔ ۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وصیت فرمائی کہ مجھے غسل دیکر میری آنکھوں اور لبوں پر حضور نبی کریم ﷺ کے ناخن اور موئے مبارک رکھے جائیں تا کہ حساب قبر سے آسانی ہو۔ (مواہب لدنیہ، مدارج النبوت)

سوکھے دہانوں پہ ہمارے بھی کرم ہوجائے
چھائے رحمت کی گھٹا بن کے تمہارے گیسو
ہم سیہ کاروں پہ یارب تپش محشر میں
سایہ افگن ہوں تیرے پیارے کے پیارے گیسو

حضور ﷺ کی آنکھ معجزہ:

جس طرف اُٹھ گئی دم میں دم آ گیا   اس نگاہ عنایت پہ لاکھوں سلام

حضور ﷺ کی آنکھ شریف بھی معجزہ ہے کہ وہ نماز وغیرہ میں آگے پیچھے دیکھتی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم میرا منہ صرف قبلہ ہی کی طرف دیکھتے ہو۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! مجھ پر نہ تمہارا رکوع پوشیدہ ہے اور نہ تمہارا خشوع پوشیدہ ہے اور بیشک میں تمہیں اپنے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں (بخاری کتاب الصلوٰۃ)

خشوع ایک کیفیت قلبی کا نام ہے جو نمازی کو نماز میں حاصل ہوتا ہے۔ مگر نگاہِ مصطفیٰ ﷺ کے قربان کہ مصلی کے خشوع کا ادراک کر رہی ہیں۔ ثابت ہوا کہ مسلمانوں کے خشوع، رکوع، سجود اور ضمائر قلوب و کیفیات، نفسانیہ حضور ﷺ پر پوشیدہ نہیں ہیں۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ رات کے اندھیرے میں بھی ایسا ہی دیکھتے تھے، جیسا کہ دن کی روشنی میں (خصائص الکبریٰ)

حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اکہتر کتابوں میں پڑھا ہے اور سب میں یہی مضمون پایا ہے کہ حضور ﷺ عقل میں سب پر ترجیح رکھتے ہیں اور رائے میں سب سے افضل تھے اور ظلمت میں بھی اس طرح دیکھتے تھے جس طرح روشنی میں دیکھتے تھے جیسا کہ سیدہ عائشہ صدیق رضی اللہ عنہا نے روایت کیا ہے اور آپ دور سے ایسا ہی دیکھتے تھے جیسا نزدیک سے دیکھتے تھے اور اپنے پیچھے سے بھی ایسا ہی دیکھتے تھے جس طرح سامنے سے دیکھتے تھے اور آپ نے نجاشی کا جنازہ (حبشہ میں دیکھ لیا تھا) اور اس پر نماز پڑھی اور آپ نے بیت المقدس کو مکہ معظّمہ سے دیکھ لیا تھا جبکہ قریش کے سامنے اس کا نقشہ بیان فرمایا (یہ معراج کی صبح کو قصہ ہوا تھا) اور جب آپ نے مدینہ منورہ میں اپنی مسجد کی تعمیر شروع کی، اسوقت خانہ کعبہ کو دیکھ لیا تھا اور آپکو ثریا میں گیارہ ستارے نظر آیا کرتے تھے (شواہد النبوۃ)

فرش تا عرش سب آئینہ ضمائر حاضر   بس قسم کھائے امی! تری دانائی کی

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا **اِنِّی اَریٰ مَالَا تَرَوْنَ** بے شک میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے (ترمذی، مشکوٰۃ)

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بیشک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: معراج کی رات حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا، قبر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے (نسائی)

عزرائیل علیہ السلام کی نظروں کے سامنے کائناتِ عالم کے تمام جاندار ہر وقت ہیں' دُنیا بھر میں جس کی موت کا وقت آجاتا ہے فوراً اسکی روح قبض کرتے ہیں۔۔۔ منکر نکیر کی آنکھیں ساری دُنیا کے مُردوں کو ہر وقت دیکھتی رہتی ہیں اور ہر میت کے پاس پہنچ کر سوالات کرتے ہیں۔۔۔ میکائیل علیہ السلام تمام دُنیا والوں کی روزی کا بحکم الٰہی انتظام کرتے ہیں۔ مخلوق کے رزق کو ان کی آنکھیں دیکھتی رہتی ہیں۔۔۔ مگر حضور سید عالم ﷺ کا ارشاد پاک ہے کہ اے آنکھ والو! تمہاری آنکھیں کتنا ہی زیادہ کتنا ہی دور تک دیکھنے والی کیوں نہ ہوں' مگر پھر بھی جو میں دیکھتا ہوں تم نہیں دیکھتے۔

دل فرش پر ہے تیری نظر' سر عرش پر ہے تیری گزر
ملکوت و ملک میں کوئی شئے نہیں' وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

حضور ﷺ صفات الٰہیہ کے مظہر ہیں صفات الٰہیہ سے متصف ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ایک صفت ہے **انا جلیس من ذکرنی** جو میرا ذکر کریگا میں اس کا ہمنشین ہوں۔ جو میرا ذکر کرے گا میں اس کے قریب ہوں۔ میں اس کا جلیس ہوں' تو رسول اس کے بھی مظہر۔ **انا جلیس من ذکرنی** جو رسول کا ذکر کرے گا رسول اس کے قریب ہیں۔ چاہے آپ دیکھو' چاہے نہ دیکھو۔ مشاہدہ کرو' نہ کرو۔ بہرحال آپ رسول کے قریب ہیں۔ ہم اپنے کو اُن کی بارگاہ میں حاضر مانتے ہیں۔ ہم حاضر ہیں وہ ناظر ہیں۔ ہم اُن کی بارگاہ میں حاضر ہیں ہم کو دیکھ رہے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے میرے لئے دنیا کے حجابات اٹھا دیئے ہیں پس میں دنیا اور جو کچھ بھی اس میں قیامت تک ہونے والا ہے' سب کو ایسے دیکھ رہا ہوں جیسے کہ اپنی اس ہتھیلی کو دیکھتا ہوں۔ **ان الله قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیها والی ما هو کاین فیها الی یوم القیامة کانما انظر الی کفی هذه۔** (زرقانی' مواہب)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ تمہاری ملاقات کی جگہ حوض کوثر ہے اور میں اس کو یہاں سے دیکھ رہا ہوں۔ **ان موعدکم الحوض وانی لانظر الیه وانا فی مقامی هذا۔** (بخاری ومسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں **قال رسول الله ﷺ رایت جعفر یطیر فی الجنة مع الملئِکةِ** رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جعفر کو میں نے دیکھا کہ فرشتوں کے ساتھ جنت میں اڑتا پھر رہا ہے۔ (ترمذی) اسی لئے آپ جعفر طیار مشہور ہوگئے۔

وادی نجد ۔۔۔ نگاہ نبوت میں:

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دن دریائے رحمت مصطفی ﷺ جوش میں ہے۔ بارگاہِ الٰہی میں ہاتھ اُٹھا کر دُعا فرمائی جارہی ہے **اللهم بارك لنا فی شامنا** اے اللہ ہمارے لئے ہمارے شام میں برکت دے۔ **اللهم بارك لنا فی یمننا** اے اللہ ہم کو ہمارے یمن میں برکت دے۔ حاضرین میں سے بعض نے عرض کیا، **وفی نجدنا**، یارسول اللہ ﷺ دُعا فرمائیں کہ ہمارے نجد میں برکت دے۔ پھر حضور ﷺ نے وہی دُعا فرمائی۔ شام اور یمن کا ذکر فرمایا مگر نجد کا نام نہ لیا۔ اُنھوں نے پھر توجہ دلائی کہ **وفی نجدنا** حضور یہ بھی دُعا فرمائیں کہ نجد میں برکت ہو۔ غرض تین بار یمن اور شام کے لئے دعائیں فرمائیں۔ بار بار توجہ دلانے پر نجد کو دُعا نہ فرمائی، بلکہ آخر میں فرمایا **هناك الزلازل والفتن وبها یطلع قرن الشیطٰن** ۔۔ میں اس ازلی محروم خطّہ کو دُعا کس طرح فرماؤں۔ وہاں تو زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہاں شیطانی گروہ پیدا ہوگا (مشکوٰۃ، بخاری)

اس سے معلوم ہوا کہ حضور سید عالم ﷺ کی نگاہِ پاک میں دجّال کے فتنہ کے بعد نجد کا فتنہ تھا جس سے اس طرح خبر دے دی۔ اس فرمان عالی کے مطابق بارہویں صدی میں نجد سے محمد بن عبدالوہاب نجدی پیدا ہوا۔ وہ خیالات باطلہ اور عقائد فاسدہ رکھتا تھا،

اس لئے اُس نے اہل حرمین و دیگر مسلمانوں پر ظلم کئے، قتل وقتال کیا، اُن کے قتل کو باعث ثواب سمجھا، سلف صالحین کی شان میں نہایت گستاخی اور بے ادبی کے الفاظ استعمال کئے۔ نجدیوں کا عقیدہ یہ تھا کہ صرف ہم ہی مسلمان ہیں اور جو ہمارے عقیدے کے خلاف ہے وہ مشرک ہے۔ تمام صحابہ کرام اور اہل بیت عظام کی قبروں کو گرا کر زمین سے ملا دیا۔۔۔

حضور ﷺ کی مبارک آنکھ نے تا قیامت تمام واقعات دیکھے، اسی آنکھ نے نماز کسوف میں جنت کو ملاحظہ فرمالیا۔ رب تعالیٰ کو دیکھا ﴿**مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی**﴾ مجھے دیکھنے میں پلک بھی تو نہ جھپکی۔ اللہ تعالیٰ کی ذات سب سے زیادہ چُھپی ہوئی ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ کی ذات کو غیب الغیوب کہتے ہیں۔ وہ تمام چُھپی ہوئی چیزوں میں سب سے زیادہ چُھپا ہوا ہے اور ایسا چُھپا ہوا ہے کہ بڑے بڑے ارباب بصیرت بھی اس کے ادراک و دیدار سے محروم و مجبور ہی رہے۔ سب کی آنکھیں اس کے دیدار پُر انوار سے عاجز ولاچار ہیں۔ محبوب خُدا کی وہ بے مثل آنکھ ہے کہ اس آنکھ سے غیب الغیب خُدا بھی پوشیدہ نہ رہا۔ تو جس آنکھ سے غیب الغیب پنہاں نہ رہا۔ اس آنکھ سے خُدائی بھر کا کون سا ایسا غیب ہے جو پوشیدہ رہ سکتا ہے۔ امام اہلسنت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ، نے فرمایا :

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خُدا ہی چُھپا تم پہ کروروں درود

حضور ﷺ کی ناک معجزہ:

جس نے مدینہ منورہ سے حضرت اویس قرنی کے ایمان کی خوشبو یمن سے پالی۔۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں یمن سے بوئے محبت پاتا ہوں (روح البیان)

رہتے تھے قرن میں آنکھیں تھی مدینے میں
ایک ایسا بھی عاشق تھا انجان محمد کا (ﷺ)

نسیم الریاض شرح شفا شریف قاضی عیاض میں ہے **الانبیاء علیهم السلام من**

جهة الاجسام والظواهر مع البشر والوطنهم وقواهم الروحانية ملكية لذا نرىٰ مشارق الارض ومغاربها وتسمع ميط السماء وتشم رائحة الجبرئيل اذا اراد النزول عليهم یعنی انبیاء کرام اپنے ظاہری اجسام کے لحاظ سے آدمیوں کے ساتھ نظر آرہے ہیں مگر ان کا باطن اور ان کی روحانی قوتیں مَلکی ہیں۔ ملکُوتی شان رکھتی ہیں۔ اسی لئے یہ زمین کے مغربوں کو بھی دیکھ رہے ہیں اور زمین کی مشرقوں کو بھی دیکھ رہے ہیں۔ شمال، جنوب، مشرق، مغرب کوئی بھی ان سے پوشیدہ نہیں ہے اور یہی قوت مَلکیہ ہے جس کی وجہ سے یہ آسمان کی چڑ چڑاہٹ کی آواز کو سُنتے ہیں۔ یہی قوت مَلکیہ ہے جس کی وجہ سے جب حضرت جبرئیل علیہ السلام سدرہ سے نازل ہونے کے لئے اِرادہ کرتے ہیں تو یہ سونگھ لیتے ہیں کہ وہ آرہے ہیں۔

بہرحال حضرت جبرئیل علیہ السلام جب سدرہ سے انبیاء پر نزول کا ارادہ فرماتے ہیں تو یہ سُونگھ لیتے ہیں اور سمجھ لیتے ہیں کہ وہ آرہے ہیں۔ سدرہ کتنے اُوپر ہے؟ یہاں سے پہلے آسمان کا جو راستہ ہے وہ پانچ سو برس کا راستہ ہے اور آسمان کی موٹائی بھی پانچ سو برس کے راستہ کی ہے۔ اور اب معلوم نہیں کہ پانچ سو برس کا راستہ کس سواری کا ہے۔ اس کی کوئی صراحت نہیں ملتی، بہرحال پانچ سو برس کا راستہ ہے تو گویا ایک ہزار برس کا راستہ یہ آسمان اور ایک ہزار برس کا راستہ دوسرا آسمان، تو سات آسمان تک سات ہزار برس کا راستہ اور اس کے اُوپر سدرۃ المنتہیٰ ہے۔ وہاں سے ابھی ارادہ کیا، چلے نہیں بلکہ صرف ارادہ کیا، اور یہاں پتہ چل گیا۔ جب وہ ارادہ کو سمجھ لیتے ہیں تو اگر ہم یاد کریں تو اُسے کیسے نہ سُنیں گے۔

حضور ﷺ کی زبان معجزہ:

جس کی ہر بات وحی خُدا۔۔۔ اس زبان سے جو نکلے وہ ہی ہو جائے۔ گویا زبان کُن کی کنجی ہے۔ جس زبان کا ہر حرف شریعت کا قانون ہے۔ زبان مبارک وہ جس

کے لئے فرمایا ﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْىٌ يُّوْحٰى﴾

وہ زباں جس کو سب کُن کی کنجی کہیں　　اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام
اُن کے منہ سے جو بات نکلی ہو کر رہی　　اشارہ میں سب کی نجات ہو کر رہی

جو جس کو فرما دیا وہ ہی ہو گیا۔ جس کو عزت کا کلمہ کہہ دیا قیامت تک عزیز رہا اور جس کو ذلیل کر کے نکال دیا ہر جگہ ذلیل رہا۔ ابوجہل اور ابولہب کے اصلی نام گم ہو کر رہ گئے۔

قسم خدا کی نہ وہ اُٹھ سکا قیامت تک!
کہ جس کو تو نے نظر سے گِرا کے چھوڑ دیا!

حضور ﷺ کے لب مُبارک و دندان مُبارک معجزہ:

پتلی پتلی گلِ قدس کی پتیاں　　ان لبوں کی نزالت پہ لاکھوں سلام

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ خندہ فرماتے (تو دانتوں سے نور کی شعاعیں نکلتیں) جن سے دیواریں روشن ہو جاتیں (ترمذی، خصائص الکبریٰ)

حضرت سیدنا علی مرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضور نبی کریم ﷺ کلام فرماتے تو آپ کے داندان مبارک کے درمیان سے نور نکلتا دکھائی دیتا (انوار محمدیہ)

حضور ﷺ کا تبسم فرمانا معجزہ:

جن کی تسکین سے روتے ہوئے ہنس پڑے　　اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں سحری کے وقت کچھ سی رہی تھی کہ سوئی گِر گئی۔ بڑی تلاش کے باوجود سوئی نہ ملی، اتنے میں حضور ﷺ کمرہ میں تشریف لائے تو ان کے چہرہ مبارک کے نور کی شعاعوں سے سوئی مل گئی (خصائص الکبریٰ، جواہر البحار)

سوزن گم شدہ ملتی ہے تبسم سے تیرے　　شام کو صبح بناتا ہے اجالا تیرا

امام نبہانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ جب رات کو مسکراتے تو گھر روشن اور منور ہو جاتا (جواہر البحار)

حضور ﷺ کا لعاب دہن معجزہ:

یہ لعاب دہن جو حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر دعوت کے موقعہ پر ہانڈی اور آٹے میں پڑ گیا تو اس میں ایسی برکت ہوئی کہ تھوڑا سالن و روٹی سینکڑوں مہمانوں نے کھائی۔ سب سیر ہوئے مگر وہ ویسے ہی باقی رہا۔ موسیٰ علیہ السلام کی لاٹھی سے پانی کے چشمے جاری ہوئے مگر حضور ﷺ کے لعاب دہن سے ہانڈی کی بوٹیوں‘ شوربے کے چشمے جاری ہوئے۔ شوربے میں پانی‘ نمک‘ مرچ‘ گھی‘ مصالحہ سب کچھ ہی ہوتا ہے۔ سب کے چشمے جاری ہو گئے۔ یہ ہی لعاب دہن حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھ میں لگا تو دُکھتی آنکھ کو شفا ہو گئی۔ یہ ہی لعاب دہن جب حضرت عبداللہ ابن عتیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاؤں کی ٹوٹی ہڈی کو لگا تو ہڈی جوڑ دی۔ یہی لعاب معوذ ابن عفرا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کندھے کے کٹے ہوئے ہاتھ کو لگا تو اسے جوڑ دیا۔ یہ ہی لعاب جب غار ثور میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاؤں کے انگوٹھے کو لگا تو سانپ کا زہر ختم فرما دیا۔ یہ ہی لعاب کھاری کنوئیں میں پڑا تو اسے میٹھا کر دیا۔ یہ یہی لعاب خشک کنویں میں پڑا تو اس میں پانی ہی پانی ہو گیا۔ ہمارے تھوک سے بیماری پھیلتی ہے لیکن حضور ﷺ کے لعاب دہن سے شفا ہوتی ہے۔ پھر ان کی ہمسری کا دعویٰ کیا حقیقت رکھتا ہے۔

حضور ﷺ کا ہاتھ معجزہ:

جس کو بارِ دو عالم کی پرواہ نہیں　　ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام
ہاتھ جس سمت اُٹھا غنی کر دیا　　موج بحر سماحت پہ لاکھوں سلام

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور ﷺ سے مصافحہ کرتا یا میرا بدن آپ کے بدن مبارک سے مس کرتا تو میں اس کا اثر بعد ازاں بھی پاتا کہ میرا ہاتھ

کستوری سے زیادہ خوشبودار ہوتا (زرقانی علی المواہب)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی۔ جب آپ مسجد سے باہر تشریف لائے تو میں بھی آپ کے ساتھ تھا۔ بچے آپ کے سامنے آئے تو آپ ان میں سے ہر ایک کے رخسارے پر اپنے ہاتھ مبارک پھیرنے لگے۔ میرے رخسار پر بھی آپ نے ہاتھ پھیرا، تو میں نے آپ کے دست مبارک کی ٹھنڈک اور خوشبو ایسی پائی کہ گویا آپ نے اپنا ہاتھ عطار کے صندوقچہ سے نکالا ہے۔ (انوار محمدیہ)

حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فخر عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ **انی اعطیت مفاتیح خزائن الارض او مفاتیح الارض** (مسلم، بخاری) بے شک مجھے زمین کے تمام خزانوں کی چابیاں عطا کی گئیں ہیں۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ **لقد اوتی خزائن الارض ومفاتیح البلاد** (نشر الطیب) آپ کو تمام خزائن روئے زمین اور تمام شہروں کی کنجیاں عطا کی گئی تھیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا۔ **اوتیت مفاتیح کل شیء** (طبرانی، خصائص الکبریٰ) مجھے ہر چیز کی کنجیاں دے دی گئی ہیں۔

کنجیاں تمہیں دیں اپنے خزانوں کی خُدا نے　　محبوب کیا، مالک ومختار بنایا
کف دست رحمت میں ہے سارا جہاں　　زمیں آپ کی، آسماں آپ کا ہے
خالق کُل نے آپ کو مالک کُل بنا دیا　　دونوں جہاں ہیں آپ کے قبضہ واختیار میں
میں تو مالک ہی کہوں، ہو مالک کے حبیب　　یعنی محبوب ومُحب میں نہیں میرا تیرا

اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان کی دعا قبول فرما کر ان کو روئے زمین کی بادشاہت عطا فرمائی اور وہ صرف دنیا کے حکمران ہوئے، مگر سید المرسلین ﷺ کی یہ خصوصیت کہ آپ کو دنیا وآخرت کی حکومت وسلطنت عطا فرمائی گئی یعنی حضرت سلیمان علیہ السلام صرف فرش کے حاکم اور حضور فخر کونین ﷺ فرش وعرش دونوں کے بفضلہٖ تعالیٰ حاکم ہیں

اللہ اللہ شہ کونین جلالت تیری   فرش کیا عرش پہ جاری ہے حکومت تیری

حضور ﷺ کے ہاتھ نے بدر کے دن مٹھی بھر کنکر کفار پر پھینک دیئے تو سب کی آنکھوں میں کنکر پہنچ گئے۔ رب تعالیٰ نے اس ہاتھ کو اپنا ہاتھ فرمایا کہ ﴿**یَدُ اللّٰہِ فَوۡقَ اَیۡدِیۡھِمۡ**﴾ اسی ہاتھ میں کنکروں نے کلمہ پڑھا۔ اسی ہاتھ میں کھانے کے لقموں نے تسبیح پڑھی۔ رب کائنات نے رسول اللہ ﷺ کی رمی (پھینکنے) کو اسی مقدس قرآن میں اپنی رمی فرمایا ہے ﴿**وَمَا رَمَیۡتَ اِذۡ رَمَیۡتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی**﴾ (الانفال ۱۲/۸) اور (اے محبوب) وہ خاک جو تم نے پھینکی، تم نے نہ پھینکی تھی، بلکہ اللہ تعالیٰ نے پھینکی اور رسول اکرم ﷺ کے دست مبارک پر صحابہ کرام نے بیعتِ رضوان فرمائی تو اللہ رب العزت نے اسے بعینہ اپنے ہاتھ پر بیعت قرار دیا۔ اور بیعت کے بعد نقضِ عہد کرنے والوں کو وعیدِ شدید سنائی اور بیعت پر عمل کرنے والوں کو اجرِ عظیم کی بشارت سے نوازا۔ ﴿**اِنَّ الَّذِیۡنَ یُبَایِعُوۡنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوۡنَ اللّٰہَ ؕ یَدُ اللّٰہِ فَوۡقَ اَیۡدِیۡھِمۡ فَمَنۡ نَّکَثَ فَاِنَّمَا یَنۡکُثُ عَلٰی نَفۡسِہٖ وَمَنۡ اَوۡفٰی بِمَا عٰھَدَ عَلَیۡہُ اللّٰہَ فَسَیُؤۡتِیۡہِ اَجۡرًا عَظِیۡمًا ؕ**﴾ (الفتح/۱۰) وہ جو تمھاری بیعت کرتے ہیں، وہ تو اللہ تعالیٰ ہی سے بیعت کرتے ہیں، ان کے ہاتھوں پر اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہے۔ تو اس نے اپنے بڑے عہد کو توڑا، اور جس نے پورا کیا وہ عہد جو اس نے اللہ سے کیا تھا تو بہت جلد اللہ تعالیٰ اُسے بڑا ثواب دے گا۔

حضور ﷺ نے اپنے ہاتھ کو حدیبیہ میں اشارہ کرکے فرمایا کہ یہ عثمان کا ہاتھ ہے تو بالواسطہ دستِ عثمان یداللہ ہوا۔ اسی لئے وہ جامع قرآن ہوئے، **کلام اللہ** کو **یداللہ** نے جمع کیا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں ایک دعوت کے موقعہ پر دسترخوان سے حضور ﷺ نے ہاتھ پونچھ لئے تو وہ کپڑے کا دسترخوان پھٹے پھٹ گیا مگر کبھی آگ میں نہ جلا۔ جب میلا ہوجاتا تو اسے جلتے تنور میں ڈال دیتے تھے وہ صاف ہوجاتا تھا مگر جلتا نہ تھا۔

یہاں حضور شیخ الاسلام علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی کا ایک عارفانہ نکتہ بھی ملاحظہ فرمائیں ’سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا معجزہ دیکھنے والوں نے دیکھا کہ جب سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی بابرکت شخصیت نارِ نمرود میں گئی تھی۔ آتش کدہ، گل کدہ ہوگیا تھا۔ ابراہیم علیہ السلام کا معجزہ یہ تھا کہ آگ ٹھنڈی ہوگئی۔ پہونچے آگ ٹھنڈی ہوگئی۔ خیال رہے کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی ذات وہاں گئی تھی مگر یاد کرو رسول کے ہاتھ سے لگے ہوئے اُس رُومال کو جو صحابی رسول کے پاس محفوظ ہے۔ وہ رُومال جب اس میں گندگی آجائے یا کبھی دھونے کی ضرورت آئے تو وہ اس رُومال کو جلتے ہوئے تنور میں ڈال دیتے تھے اور تنور میں سے ڈال کر جب جب اُسے نکالتے تھے تو بالکل دُھل کر صاف نکلتا تھا۔ سنو! وہاں ذات ابراہیم گئی تھی۔ وہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام خود گئے تھے۔ یہاں رسول خود نہیں گئے تھے۔ رسول کی نسبت گئی تھی۔ رسول کا تعلق گیا تھا۔ انگلی تک تو نہیں گئی۔ رسول کا کوئی لباس مبارک بھی تو نہیں گیا صرف نسبت گئی۔ وہاں آتش کدہ، گل کدہ بن گیا، مگر یہاں آگ ہے اور اپنی حرارتوں کو جس نے نہیں کھویا ہے لیکن جلانے کی ہمت نہیں ہے۔ یہیں سے پتہ چل گیا کہ جب نسبت لے کر تنور میں ایک کپڑا جاتا ہے تو آگ نہیں جلا پاتی، تو اگر تمہارے دل میں رسول کی محبت ہو تو جہنم میں جلانے کی طاقت کہاں سے آئے۔

حضور ﷺ کی انگلیاں معجزہ:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے روز لوگوں کو پیاس لگی۔ حضور ﷺ کے پاس ایک چھاگل رکھی ہوئی تھی جس سے آپ نے وضو فرمایا۔ لوگ آپ کے اردگرد جمع ہوگئے۔ آپ نے فرمایا: تمہیں کیا ہوگیا؟ عرض گزار ہوئے، ہمارے پاس وضو کے لئے پانی نہیں ہے۔ بس یہی پانی ہے جو آپ کے حضور رکھا ہوا ہے۔ پس آپ نے اپنا دست مبارک چھاگل میں ڈالا۔ **فجعل الماء یثور بین اصابعه کامثال العیون** ۔ تو پانی آپ کی انگشت ہائے مبارک سے اُبل پڑا جیسے چشمے۔ پس ہم نے خوب پیا اور

وضو کیا۔ اگر ہم اس وقت لاکھ ہوتے تب بھی پانی سب کے لئے کافی ہوتا لیکن **کنا خمس عشرة مائة** ہم پندرہ سو تھے (بخاری کتاب الانبیاء)

انگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر
ندیاں پنجاب رحمت کی ہیں جاری واہ وا

ایک پیالہ پانی میں یہ انگلیاں رکھ دی گئیں تو ہر انگلی سے پانی کے چشمے جاری ہو گئے۔ انگلی شریف کے اشارہ سے چودھویں رات کا چاند چر گیا انگلی شریف کے اشارہ سے ہی ڈوبا ہوا سورج واپس ہوا۔

اشارہ سے چاند چیر دیا چھپے ہوئے خور کو پھیر لیا
گئے ہوئے دن کو عصر کیا یہ تاب و تواں تمہارے لئے

حضور ﷺ کے کان معجزہ:

دور و نزدیک کے سُننے والے وہ کان کانِ لعل کرامت پہ لاکھوں سلام

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بیشک میں دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور میں سنتا ہوں جو تم نہیں سُنتے **اِنّی اَریٰ مَالَا تَرَوْنَ وَاَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُوْنَ** (ترمذی، مشکوٰۃ)

حضرت سلیمان علیہ السلام نے تین میل سے چیونٹی کی معمولی سی آواز کو سُنا، بیشک یہ آپ کا بہت بڑا معجزہ ہے مگر ان کانوں کے قربان، جنھوں نے اپنی والدہ کے شکم اطہر میں قلم قدرت کے چلنے کی آواز کو سُن لیا۔ امام بیہقی حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں چاند کے زیر عرش سجدہ کرنے کے دھماکے کو سنتا ہوں (جامع الصفات)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص ایسا نہیں کہ جو مجھ پر درود پڑھے مگر اسکی آواز مجھے پہنچتی ہے (یعنی میں اس کی آواز کو سنتا ہوں)

چاہے وہ کہیں ہو۔ صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ! وفات کے بعد بھی (سنو گے) فرمایا: وفات کے بعد بھی‘ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے زمین پر انبیاء کے جسموں کو کھانا۔ **ان الله حرم على الارض ان تاكل اجساد الانبياء** ۔ (جلاء الافہام لابن قیم)

حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ البتہ بیشک میں لوح محفوظ پر چلتی قلم کی آواز سنتا تھا حالانکہ میں ماں کے شکم اطہر میں تھا (نزہۃ المجالس)

حضرت امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے محدث اور شارح بخاری ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ مجھے ایک ایسی بیماری لگ گئی‘ جس کا علاج کر کے طبیب و معالج تھک گئے اور انہوں نے اس بیماری کو لاعلاج قرار دے دیا۔ فرماتے ہیں کہ ’جمادی الاولیٰ ۸۹۳ ہجری کی اٹھائیسویں شب کو میں نے مکہ معظّمہ میں مغیث الکونین ﷺ سے (**فَاسْتَغَثْتُ بِهٖ** ﷺ) فریاد کی اور مدد چاہی۔ دیکھئے امام قسطلانی تین سو میل دور مکہ معظّمہ میں بیٹھ کر حضور ﷺ سے مدد مانگ رہے ہیں اور بیماری کے ازالہ کے لئے فریاد کر رہے ہیں اور کیوں نہ ہو؟ جبکہ مسلمان کا ایمان ہی یہ ہے کہ:

فریاد امتی جو کرے حال زار کی ممکن نہیں کہ خیر البشر کو خبر نہ ہو

حضور ﷺ کا قلب معجزہ:

حضور ﷺ کے قلب شریف کی وسعت‘ عظمت وجلالت اور رفعت شان کا بیان طاقت انسانی سے باہر ہے۔ جو اسرار و معارف آپ کے قلب اقدس کو عطا ہوئے‘ وہ کسی اور کو عطا نہیں ہوئے اور نہ ہی کسی اور کا قلب اس کا متحمل ہوسکتا تھا۔ حضور ﷺ کے قلب مبارک کی معجزانہ عظمت کے قربان۔ خالق کائنات کا ارشاد ہے ﴿**لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ**﴾ (حکیم ۶/۲۸) اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل فرماتے تو وہ خوف الٰہی سے گڑگڑاتے ہوئے پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا

مگر قلب شریف کا یہ بے مثل اعجاز ہے کہ یہی قرآن عظیم اپنی پوری عظمت وجلالت کے ساتھ اس قلب مبارک پر نازل ہوا' لیکن قلب مقدس کو نہ کوئی صدمہ پہنچا' نہ لغزش ہوئی بلکہ آپ کے قلب معظم نے سلامتی کے ساتھ اس بار امانت کو اٹھالیا۔

نیند کی حالت میں ہر شخص کی آنکھیں محوخواب اور دل غافل ہو جاتا ہے مگر قلب منور کا یہ بھی ایک معجزہ ہے کہ نیند کی حالت میں بھی قلب مقدس ہمیشہ بیدار رہتا تھا **انہ کان یقظان القلب دائما** (نشر الطیب) بے شک آپ ہمیشہ دل سے بیدار رہتے تھے۔

حضور ﷺ کی نیند معجزہ :

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! آپ بغیر وتر پڑھے سو جاتے ہیں اور نیند سے بیدار ہو کر بلا وضو فرمائے وتر پڑھ لیتے ہیں' فرمایا یا عائشہ **عینی تنامان ولاینام قلبی** (بخاری' مسلم) اے عائشہ! میری آنکھیں سو جاتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا۔ (یعنی میری دونوں آنکھیں سوتی ہیں مگر میرا دل بیدار رہتا ہے اس لئے میرا وضو نہیں ٹوٹتا۔۔ تمام کی نیند وضو توڑتی ہے مگر حضور ﷺ کی نہیں' کیونکہ آپ کا قلب سوتا نہیں)

حضور ﷺ کے پاؤں معجزہ:

جوفرش پر چلے' عرش پر چڑھے۔ ان ہی پاؤں شریف کا اثر پتھر لے لے۔ بیماروں کو ٹھوکر لگ جائے تو شفا ہوجائے۔ قدم پاک جب مکہ معظّمہ میں تشریف لائے تو قرآن کریم نے اس خاک پاک کی قسم کھائی' جس پر وہ قدم پڑے ﴿**لَآ اُقۡسِمُ بِهٰذَا الۡبَلَدۡ وَاَنۡتَ حِلٌّ بِهٰذَا الۡبَلَدۡ**﴾ مجھے اس شہر کی قسم کہ اے محبوب تم اس شہر میں تشریف فرما ہو۔

کھائی قرآں نے خاکِ گزر کی قسم   اس کفِ پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام

حضور ﷺ کے قدم مبارک کو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بوسہ دیا کرتے تھے ۔۔۔ شب معراج حضرت جبریل علیہ السلام' حضور نبی کریم ﷺ کے قدمِ مبارک پر اپنی

پیشانی رکھے آپکو بیدار کر رہے ہیں اور مالک الملک فرمار ہا ہے کہ۔ **یا جبریل قبل قدمیه** ۔ (ریاض الناصحین) اے جبریل! میرے محبوب کے قدموں کو چوم لے۔

فلک سے اونچا ہے ایوان محمد کا   جبریل معظم ہے دربان محمد کا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں **انه ﷺ کان اذا مشی علی الصخر غاصت قدماه فیه** (زرقانی) کہ جب حضور ﷺ پتھروں پر چلتے تو آپ کے پاؤں مبارک کے نشان ان پر لگ جاتے (یعنی وہ آپ کے پاؤں کے نیچے نرم ہو جاتے)۔

ایک دفعہ حضور ﷺ نے اپنے وضو کا پانی چاہ قبا میں ڈالا تو اس کے بعد اس کا پانی اتنا بڑھا کہ پھر کبھی خشک نہ ہوا (شفا شریف)

جن کے تلووں کا دھوون ہے آب حیات   ہے وہ جان مسیحا ہمارا نبی

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور نبی کریم ﷺ، سیدنا ابوبکر صدیق، سیدنا عمر فاروق وسیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم احد پہاڑ پر تشریف فرما ہوئے تو پہاڑ جوش مسرت سے ہلنے لگا تو حضور ﷺ نے اُس پر اپنا پاؤں مبارک مارا اور فرمایا **اثبت فانما علیك نبی و صدیق وشهیدان** ٹھہر جا، تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں (مشکوٰۃ، خصائص مصطفیٰ)

ایک ٹھوکر سے احد کا زلزلہ جاتا رہا   رکھتی ہیں کتنا وقار اللہ اکبر! ایڑیاں

بدعقیدہ اور بد باطن لوگ کہتے ہیں کہ (معاذ اللہ) حضور ﷺ کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں اور کل کی خبر نہیں، مگر حضور ﷺ کئی برس بعد ہونے والے واقعہ حضرت عمر وحضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شہادت کی خبر دے رہے ہیں۔ یہ بات بھی علوم خمسہ میں سے ہے لیکن حضور ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے فضل خاص سے پہلے ہی ظاہر فرما دیا کہ عمر و عثمان رضی اللہ عنہما راہ خُدا میں شہید ہوں گے۔

تو دانائے ما کان اور ما یکون ہے   مگر بے خبر، بے خبر دیکھتے ہیں

وہ حسن جانفزا دیکھ کر تو پتھر بھی وجد میں آ جایا کرتے تھے لیکن پتھروں سے بھی سخت دل ہیں وہ لوگ جنھوں نے ہمیشہ منفی رویہ اختیار کیا اور ﴿**فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً**﴾ (وہ تو پتھر ہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ سخت) کے مظہر بن گئے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دفعہ حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیمار ہو گئے تو حضور ﷺ نے یہ کہہ کر اے اللہ! اسے شفا دے اور صحت بخش۔ اپنا پائے مبارک ان کو مارا تو انہیں اسی وقت صحت ہو گئی اور پھر کبھی بیمار نہ ہوئے۔ (دلائل النبوت)

حضور ﷺ کا لباس معجزہ:

ایک بار سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور نبی کریم ﷺ کا چادر شریف اوڑھ لیا تو ان کی آنکھوں سے غیب کے پردے اُٹھ گئے کہ آپ نے غیبی بارش دیکھ لی جو ایک انصاری کی وفات پر نازل ہوئی۔ (جامع المعجزات)

حضور ﷺ کا پسینہ معجزہ:

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ کو پسینہ آتا تو پسینہ کے قطرے چہرہ مبارک سے موتیوں کی طرح گرتے جو کستوری سے زیادہ خوشبودار ہوتے (خصائص الکبریٰ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کبھی کبھی دو پہر کے وقت ہمارے گھر تشریف لا کر آرام فرماتے۔ جب آپ سو جاتے تو آپ کو پسینہ آ جاتا اور میری والدہ پسینہ مبارک کی بوندوں کو شیشی میں جمع کر لیتیں۔ ایک دن حضور ﷺ نے ایسا کرتے دیکھا تو فرمایا' اے ام سلیم! یہ کیا کرتی ہو؟ انھوں نے عرض کیا' یہ حضور کا پسینہ ہے۔ ہم اسے عطر میں ملا لیں گے اور یہ تو سب عطروں اور خوشبوؤں سے بڑھ کر خوشبو دار ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی' یا رسول اللہ! مجھے اپنی بیٹی کا نکاح کرنا ہے اور میرے پاس خوشبو نہیں ہے۔ آپ کچھ خوشبو عنایت فرما دیں۔ فرمایا کل ایک کھلے منہ والی

شیشی لے آنا۔ دوسرے روز وہ شخص شیشی لے آیا۔ حضور سید الکونین ﷺ نے اپنے دونوں بازوؤں سے اس میں پسینہ ڈالنا شروع کیا' یہاںتک کہ وہ بھر گئی۔ پھر فرمایا کہ اسے لے جا اور بیٹی سے کہہ دینا کہ اس میں سے لگا لیا کرے۔۔ پس جب وہ آپ کے پسینہ مبارک کو لگاتی تو تمام اہل مدینہ کو اس کی خوشبو پہنچتی۔ یہاں تک کہ ان کے گھر کا نام **بیت المطیبین** (خوشبو والوں کا گھر مشہور ہو گیا) (حجۃ اللہ علی العالمین)

امام اہلسنت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں

واللہ جو مل جائے میرے گل کا پسینہ مانگے نہ کبھی عطر نہ پھر چاہے دلہن پھول

حضور ﷺ کا بول معجزہ:

حضرت ام یمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک رات حضور ﷺ نے ایک برتن میں پیشاب کیا۔ میں اٹھی اور پانی سمجھ کر پی گئی۔ صبح حضور ﷺ کے پوچھنے پر جب میں نے بتایا کہ واللہ وہ تو میں پی گئی' حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: **لن تشتكي وجع بطنك بعد يومك هذا ايد** ۔ آج سے تجھ کو کبھی پیٹ کی کوئی بیماری نہ ہو گی۔ (دلائل النبوت' خصائص الکبریٰ) گویا رحمت عالم ﷺ کا بول مبارک دافع الامراض ہے۔

ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خادمہ برہ نے حضور ﷺ کا بول مبارک پی لیا۔ جس پر رحمت عالم ﷺ نے فرمایا وہ آتش جہنم سے چاروں طرف سے محفوظ ہو گئی (خصائص الکبریٰ)

حضور ﷺ کا خون معجزہ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے پچھنے لگوائے' جو خون مبارک نکلا' وہ ایک قریشی غلام نے پی لیا تو حضور ﷺ نے فرمایا **تذهب فقد احذرت نفسك من النار جا**' تو نے اپنے نفس کو دوزخ سے بچا لیا۔ (زرقانی' خصائص الکبریٰ)

اس طرح حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور ﷺ کا خون مبارک پی گئے تھے' جبکہ پچھنے لگوا کر خون ان کو دیا تھا کہ جاؤ باہر کہیں ایسی جگہ چھپا دو جہاں کوئی نہ

دیکھے۔ وہ باہر نکل کر پی گئے۔ جب واپس آئے تو فرمایا، کیا کر آیا ہے؟ عرض کی کہ ایسی جگہ چھپا آیا ہوں، جہاں کوئی نہ دیکھے گا۔ فرمایا، شاید تو پی آیا ہے؟ عرض کی، ہاں۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ جس میں آپ کا خون ہوگا اس کو دوزخ کی آگ نہ لگے گی۔ فرمایا، جا تو بھی دوزخ کی آگ سے بچ گیا۔ پھر فرمایا، افسوس! ان لوگوں پر جو تجھے قتل کریں گے اور افسوس کہ تو ان سے نہ بچے گا (زرقانی، خصائص الکبریٰ، شفا شریف)

حضور ﷺ کے فضلات مبارکہ کو صحابہ کرام طیب و طاہر سمجھتے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس حقیقت کو جان گئے تھے کہ حضور ﷺ کا جسم مبارک عام لوگوں کے اجسام کے مثل نہیں ہے۔ وہ سراپا طاہر اور مطہر ہے اور اس میں وہ برکت اور فضیلت رکھی ہوئی ہے کہ کسی دوسرے جسم میں نہیں۔ چنانچہ وہ فضلات مبارک بابرکت سمجھتے تھے اور پی جاتے تھے کیونکہ ان کا عقیدہ تھا کہ ان کو اپنے باطن میں پہنچانا باعث ترقی روحانیت ہے۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! آپ بیت الخلاء میں تشریف لے جاتے ہیں جب آپ واپس آتے ہیں تو میں اندر جاتی ہوں۔ مجھے وہاں اور تو کچھ نظر نہیں آتا مگر یہ کہ وہاں سے کستوری کی سی خوشبو آتی ہے، فرمایا۔ **انا معاشر الانبیاء تنبت اجسادنا علیٰ ارواح اهل الجنة فما خرج منها من شيءٍ استلعته الارض** (زرقانی، خصائص الکبریٰ) ہم پیغمبروں کے وجود بہشتی روحوں کی صفت پر پیدا کئے جاتے ہیں (یعنی جنتیوں کی روحوں میں جو لطافت و پاکیزگی اور خوشبو ہوتی ہے، وہ ہمارے جسموں میں ہوتی ہے، اس لئے ہمارا بول و براز اور پسینہ وغیرہ خوشبودار ہوتا ہے اور جس جگہ پر پڑتا ہے اُسے معطر کر دیتا ہے) اور ان سے جو کچھ نکلتا ہے اسے زمین اپنے اندر حلول کر لیتی ہے۔

امام قاضی عیاض، علامہ زرقانی اور علامہ نبہانی رحمۃ اللہ علیہم فرماتے ہیں: جب حضور ﷺ پاخانہ پھرنے کا ارادہ فرماتے تو زمین پھٹ جاتی اور آپ کے پاخانے اور

پیشاب کو نگل جاتی اور وہاں سے عمدہ اور پاکیزہ خوشبو مہکنے لگتی (زرقانی، شفا، انوار محمدیہ)

کبھی احتلام کا نہ ہونا بھی معجزہ :

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی نبی کو کبھی احتلام نہیں ہوا، کیونکہ احتلام شیطان کیوجہ سے ہوتا ہے اور انبیاء پر شیطان کا اثر نہیں (خصائص الکبریٰ، جواہر البحار)

ختنہ و ناف مبارک معجزہ :

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ ختنہ کئے ہوئے اور ناف کاٹے ہوئے پیدا ہوئے تھے (جواہر البحار)

حضور ﷺ قدرتی مختون آون نال کٹے ہوئے، سرمہ لگے ہوئے پیدا ہوئے تھے۔ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا آپ کی والدہ کہتی ہیں کہ میں نے آپ کو پاک صاف جنا کہ کوئی آلودگی آپ کو لگی ہوئی نہ تھی (نشر الطیب)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: خُدا کی طرف سے یہ بھی میرے اکرام واعزاز میں داخل ہے کہ میں ختنہ کیا ہوا پیدا ہوا اور کسی نے میرے ستر کو نہیں دیکھا **من كرامتي على ربي انى ولدت مختونا ولم يرىٰ احد سوأتي** (زرقانی، کنز العمال)

غرضکہ حضور ﷺ از سرَ تا پا برہان الٰہی ہیں۔ بلکہ اعضاء کی طرح ان کا ہر وصف اور ان کی ہر چیز برہان الٰہی ہے۔

(حضور سید عالم ﷺ کے معجزات وخصائص کے موضوع پر امام جلال الدین سیوطی کی خصائص کبریٰ اور امام یوسف بن اسمٰعیل نبھانی کی شہرۂ آفاق کتاب حُجۃ اللہ علی العٰلمین فی معجزات سید المرسلین کا مطالعہ کریں)

نورِ مبین :

﴿وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا﴾ اور ہم نے تمہاری طرف روشن نُور اُتارا۔

نور سے مُراد حضور ﷺ ہیں۔ اس صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ تمہارے پاس وہ تشریف لائے جو تمہاری عقلوں کے لئے تو برہان ہیں اور تمہاری آنکھوں کے لئے نور ہیں۔ ان کی نبوت کو عقل سے پہچانیں' آنکھوں سے دیکھو ان میں دونوں صفتیں ہیں۔ اہل عقل انسان انہیں عقل سے پہچانیں' کیونکہ وہ برہان ہیں۔ بے عقل مخلوق اور سیدھے سادے انسان انہیں آنکھوں سے دیکھیں کیونکہ وہ نور ہیں۔ حضور ﷺ نور بھی ہیں اور نورگر بھی ہیں۔ حضور ﷺ نے صحابہ کرام کو تا قیامت' اولیاء اللہ کو نور بنا دیا۔ اس لئے انہیں قرآن مجید نے سراج منیر فرمایا بمعنیٰ نورگر سورج۔ نور کے تین درجے ہیں۔ صرف نور' جیسے تارے نور ہیں کہ خود چمکتے ہیں مگر زمین کا اندھیرا دور نہیں کر سکتے۔ نور مبین' جیسے چاند کہ خود چمکتا ہے اور زمین پر چاندنا کر دیتا ہے یہ ہے نور مبین...... نور منیر' جیسے سورج کہ خود چمکتا ہے' زمین پر دھوپ بھی ڈالتا ہے' چاند تاروں کو منور بھی کر دیتا ہے لہذا وہ نور بھی ہے نور مبین بھی اور نور منیر بھی۔۔۔ حضور ﷺ نور بھی ہیں' نور مبین بھی' نور منیر بھی۔ اس لئے قرآن کریم نے انہیں کہیں نور کہا' کہیں نور مبین' کہیں نور منیر' ۔ سراج منیر فرمایا۔۔۔ جس چراغ سے اللہ تعالیٰ نے زمین اور آسمان کو روشن کر دیا ہے وہ سراج منیر ہیں محمد رسول اللہ ﷺ۔۔۔ جن کی روشنی جن کی ضیاء سے ساری کائنات کو اللہ تعالیٰ نے عدل وانصاف' شرم وحیاء' علم ومعرفت کے نور سے منور فرما دیا۔ ﴿**اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ فِیْ زُجَاجَةٍ**﴾ اللہ زمین وآسمان کا نور ہے اس کے نور کی مثال ایسی جیسے طاق ہے' اس میں چراغ' اور وہ چراغ ایک فانوس میں ہے۔ علماء کہتے ہیں وہ طاق ہے سینۂ محمد ﷺ۔ اور اس طاق کے اندر جو دل رسول ہے وہ وہی چراغ ہے۔ وہ اللہ کا نور ہے جس سے ساری کائنات روشن ہے اور میرے رسول کا جسم وہ فانوس ہے جو نور الٰہی پر چڑھا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے چراغ محمد رسول اللہ ﷺ کے ذریعہ ساری کائنات کو منور فرما دیا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے

اپنے لئے فرمایا ﴿**رب العٰلمین**﴾ اور رسول کے لئے ارشاد فرمایا ﴿**رحمۃ للعٰلمین**﴾ ۔۔۔ تو معلوم ہوا جہاں جہاں ربوبیت کا نور جا رہا ہے وہاں وہاں رحمت کا رنگ بھی جا رہا ہے۔ ایسا نہیں ہوسکتا کہ اللہ تعالیٰ کسی کے لئے رب ہو اور رسول اس کے لئے رحمت نہ ہو۔

اب جو لوگ اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات پر ایمان لائیں اور اس برہان **محمد رسول اللہ** کا دامن مضبوطی سے تھامیں تو اللہ تعالیٰ ان کو تین انعام دے گا (۱) انہیں دنیا میں مرتے وقت قبر اور آخرت میں اپنی رحمت خاصہ میں داخل فرمائے گا (۲) انہیں اپنے فضل وکرم میں داخل کرے گا، جس فضل کا کوئی اندازہ نہیں کرسکتا (۳) انہیں اپنے تک پہنچنے والے راستہ کی ہدایت دے گا۔ جس کے ذریعے وہ رب تعالیٰ تک پہنچیں گے ۔۔۔ خیال رہے کہ رحمت عامہ بھی ہوتی ہے اور خاصہ بھی۔ یوں ہی رحمت کسب بھی ہوتی ہے جس میں بندے کے عمل کو دخل ہو اور عطائی بھی جس میں بندے کے عمل کو قطعاً دخل نہ ہو۔ دیکھو دھوپ، ہوا، پانی نعمت عامہ عطائی ہیں۔ اور سلطنت، دولت وغیرہ نعمت خاصہ کسبی ہیں۔ یہاں رحمت سے مُراد رحمت خاصہ عطائی ہے۔

☆☆☆☆☆☆

وہ بھی ہے کوئی سینہ جس میں نہ ہو مدینہ زیبائش مکاں ہے زیبائش مکیں سے
اُن کو لانا ہے تو ایسا کیجئے کعبۂ دل کو مدینہ کیجئے
فرش پہ کعبہ عرش پہ کعبہ یہ بشر کو وہ قدسیوں کو ملا
دل ہے کعبہ بقول اہل صفا الغرض ہے جواب کعبے کا اے مدینہ ترا جواب نہیں
اگر خموش رہوں میں تو تو ہی سب کچھ ہے جو کچھ کہا تو تیرا حُسن ہو گیا محدود

وَاٰخِرُ دَعۡوٰنا اَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعالَمِيۡن

وَصَل اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلىٰ خَيۡرِ خَلۡقِهٖ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَصَحۡبِهٖ اَجۡمَعِيۡن

ہماری مطبوعات

مخدوم الملت حضور محدث اعظم ہند علامہ سید محمد اشرفی قدس سرہ‘

☆ رسول اکرم ﷺ کے تشریعی اختیارات ☆ عرش پر فرش

حضور شیخ الاسلام رئیس المحققین علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی

☆ اسلام کا تصور الہ اور مودودی صاحب ☆ اسلام کا نظریہ عبادت اور مودودی صاحب

☆ خطبات حیدرآباد ☆ دین اور اقامت دین ☆ محبت رسول روحِ ایمان ☆ خطبات شیخ الاسلام

☆ امام احمد رضا اور اردو تراجم کا تقابلی مطالعہ ☆ گلدستہ مدنی (کلام حضور شیخ الاسلام) ☆ خطبات برطانیہ

صاحب تفسیر ضیاء القرآن علامہ محمد پیر کرم شاہ ازہری

☆ سیدنا امام حسین اور یزید ☆ سیدنا علی اور خلفائے راشدین ☆ شیعوں کے گیارہ اعتراضات

خطیبِ ملت ابوالبیان مولانا سید خواجہ معزالدین اشرفی

☆ عورتوں کی نماز ☆ صحیح طریقہ غسل ☆ جادو کا قرآنی علاج ☆ نماز جنازہ کا طریقہ

☆ احکام میت ☆ طریقہ فاتحہ ☆ قربانی اور عقیقہ ☆ آیات شفاء

ملک التحریر علامہ مولانا محمد یحییٰ انصاری اشرفی

☆ حقیقت توحید ☆ حقیقت شرک ☆ سُنّت و بدعت ☆ عورتوں کا حج وعمرہ ☆ فضائل کلمہ طیبہ

☆ روحانی علاج ☆ گناہ اور عذاب الٰہی ☆ اسلامی نام ☆ مغفرت الٰہی بوسیلۃ النبی

☆ جماعت اہلحدیث کا فریب ☆ جماعت اہلحدیث کا نیا دین ☆ بعثت نبوی ﷺ ☆ توبہ واستغفار

☆ شانِ رسالت ﷺ ☆ ظہور آفتاب رسالت ﷺ ☆ شیطانی وسواس کا علاج ☆ معارف اسم محمد ﷺ

☆ اللہ تعالیٰ کی کبریائی ☆ فضائل لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ☆ عبدیت مصطفیٰ ﷺ

☆ زیور آخرت (عورتوں کے خصوصی مسائل کا خزانہ) ☆ قصص المنافقین من آیات القرآن

ہماری دیگر مطبوعات : ☆ تصور بدعت ☆ فتاویٰ نظامیہ ☆ تبلیغی جماعت

☆ سلام پڑھنے کا ثبوت ☆ وقفہ تراویح اور ثبوت تسبیح ☆ علم غیب ☆ اہلحدیث اور شیعہ مذہب

☆ عرس کیا ہے؟ ☆ The Excellences of Durood Shareef

☆ قرآن مجید کے غلط ترجموں کی نشاندہی ☆ بنک انٹریسٹ اور لائف انشورنس کی شرعی حیثیت

مکتبہ انوار المصطفیٰ 23-2-75/6 مغلپورہ۔ حیدرآباد - اے پی

مطبوعات مکتبہ انوار المصطفیٰ

کتاب	قیمت	کتاب	قیمت
رسول اکرم ﷺ کے تشریعی اختیارات	۱۸/	حقیقت شرک	۵۰/
اسلام کا نظریہ عبادت اور مودودی صاحب	۴۵/	سنّت و بدعت	۲۵/
اسلام کا نظریہ عبادت اور مودودی صاحب	۴۰/	عورتوں کا حج و عمرہ	۴۰/
دین اور اقامت دین	۵۵/	گناہ اور عذاب الٰہی	۲۵/
محبت رسول روحِ ایمان	۲۰/	اسلامی نام	۱۵/
امام احمد رضا اور اردو تراجم کا تقابلی مطالعہ	۱۰/	مغفرت الٰہی بوسیلۃ النبی	۲۰/
فضیلت رسول ﷺ	۲۰/	جماعت اہلحدیث کا فریب	۸/
رحمت عالم ﷺ	۱۲/	جماعت اہلحدیث کا نیا دین	۲۵/
شیعوں کے گیارہ اعتراضات	۱۰/	توبہ و استغفار	۲۰/
سیدنا امام حسین اور یزید	۱۰/	شیطانی وسواس کا علاج	۲۵/
سیدنا علی اور خلفائے راشدین	۱۰/	فضائل لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ	۲۵/
عورتوں کی نماز	۲۵/	اہلحدیث اور شیعہ مذہب	۱۲/
صحیح طریقہ غسل	۲۵/	نماز جنازہ کا طریقہ	۸/
جادو کا قرآنی علاج	۵/	احکام میت	۲۰/
طریقہ فاتحہ	۱۰/	قربانی اور عقیقہ	۲۰/
آیات شفاء	۵/	عبدیت مصطفیٰ ﷺ	۲۵/
بنک انٹریسٹ اور لائف انشورنس	۱۰/	قرآن مجید کے غلط ترجموں کی نشاندہی	۱۰/
سلام پڑھنے کا ثبوت	۵/	علم غیب	۵/
وقفہ تراویح اور ثبوت تسبیح	۵/	تصور بدعت	۵/
فتاویٰ نظامیہ	۵/	عرس کیا ہے؟	۵/
تبلیغی جماعت کا پُراسرار پروگرام	۵/	Durood Shareef	۳۵/

مکتبہ انوار المصطفیٰ 23-2-75/6 مغلپورہ۔ حیدر آباد (فون: ۵۵۷۱۲۰۳۲)